ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر: ۱ / شمارہ نمبر ۲۷
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

امیر شریعتؒ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تصویر کی شرعی حیثیت اور ہماری کوتاہیاں

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حیرت انگیز اور ایمان افروز واقعات

امیر المومنین سیدنا حضرت **عمر فاروق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اتباعِ سنت

سویڈن کے قادیانیوں میں بغاوت

سینکڑوں قادیانیوں کا قبولِ اسلام

قادیانیوں کا جشن یا ترحِ اکبر۔ اب ربوہ کی بجائے قادیان میں۔ قادیانی دھڑا دھڑ پاسپورٹ بنوا رہے ہیں

مغربی جرمنی کے ایک قادیانی کا مرزا طاہر کے نام کھلا خط

آپ کے مسائل

ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی

نماز کو چھوڑیئے نہیں ——— آفتاب

س :۔ میں جب بھی نماز پڑھتا ہوں۔ جماعت کے ساتھ جماعت کے بعد قضا یا نماز میں۔ نماز پڑھتے پڑھتے مجھے خیالات آتے رہتے ہیں۔ یا تو گھر کی باتیں یاد آتی رہتی ہیں۔ یا دوستوں میں بیٹھ کر کوئی مذاق کرلی ہو تو وہ باتیں یاد آتی ہیں۔ تو آپ یہ بتائیے کہ میری نماز قبول ہوتی ہے یا نہیں؟ اسی وجہ سے میں بعض وقت کی نمازیں بھی چھوڑ دیتا ہوں۔

ج :۔ خود نہ سوچا کیجئے۔ بے اختیار جو خیالات آتے ہیں ان کی پرواہ نہ کیجئے۔ اور نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے سوچ سوچ کر پڑھا کیجئے۔ نماز انشاءاللہ قبول ہوگی۔ نماز کو چھوڑیئے نہیں!

س :۔ میں جب بھی کہیں جاتا ہوں یا باہر نکلتا ہوں اور دو یا تین گھنٹوں کے بعد گھر میں گھستا ہوں تو میرے گھر والے سب افراد مجھ سے پوچھتے ہیں کہ اتنی دیر کہاں تھے اور مجھے دھمکیاں دیتے ہیں اور مارتے بھی ہیں تو میری آپ سے التجا ہے کہ آپ کوئی ایسا حل یا کوئی ایسی قرآنی آیت یا کوئی بھی حل بتائیے کہ اگر میں گھر سے جاؤں اور گھنٹوں بعد گھر میں آؤں تو کوئی مجھے کچھ بھی نہ کہے۔ مہربانی فرما کر آپ میری اس مصیبت کو دور فرما دیں؟

ج :۔ آپ جب بھی گھر سے جایا کریں کسی کو بتا کر جایا کریں کہ میں فلاں جگہ جا رہا ہوں۔ یہی آپ کے مسئلہ کا حل ہے۔

نماز کی حالت میں ہوا روکنا مکروہ ہے

س :۔ نماز کی حالت میں ریح (ہوا) روک سکتے ہیں یا نہیں؟

ج :۔ مکروہ ہے۔ اگر زیادہ تقاضا ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔

س :۔ سبزی اور پھل وغیرہ خریدنے کے بعد ہاتھ میں آنے کے بعد پتہ چلا کہ ان میں ایک دانہ خراب ہے۔ بینگن یا امرود وغیرہ تو وہی خراب دانہ خریدار خود ہی دکان والے کے مال میں ڈال دیتا ہے اور دکاندار کی رضامندی بھی ہوتی ہے۔ ہم جنس کے تبادلے کی شرط میں اس میں سود کا گناہ ہوگا کیونکہ یہ دانہ اس دانے کے مقابلے میں ہم وزن تو نہیں ہوتا۔ یعنی کم ہوگا یا زیادہ ہوگا۔

ج :۔ نہیں! دکاندار کی طرف سے گویا اس کے بدلے میں نئے سرے سے دیا جاتا ہے۔

س :۔ راستے میں پڑی ہوئی چیز جس کو ملتی ہے وہ بغیر مالک کو تلاش کئے فروخت کر دیتے ہیں کیا ان سے خریدنا جائز ہے؟

ج :۔ اس کا مالک تک پہنچانا لازم ہے۔ اگر مالک نہ ملے تو اس کو مالک کی طرف سے صدقہ کرایا جائے۔ یا اگر خود محتاج ہو تو اس کو استعمال کرے۔

س :۔ میرے دوست نے یہ کہا کہ ہمارے ہاں اجتماعات میں اسرائیل مردہ باد کا نعرہ لگایا جاتا ہے۔ اسرائیل میں آج کل بنی اسرائیل مقیم ہیں جو کہ حضرت اسرائیل (یعقوبؑ) کی اولاد ہیں لہٰذا جب بھی اسرائیل مردہ باد کا نعرہ لگایا جائے گا تو کیا اس سے ایک عظیم الشان نبی کی توہین نہیں ہوتی؟

ج :۔ اول تو جو لوگ یہ نعرہ لگاتے ہیں انہی سے یہ سوال کیا جانا چاہئے۔ میں تو ایسے فضول نعروں ہی کو لغو سمجھتا ہوں (زندہ باد) اور (مردہ باد) کے نعروں سے نہ کوئی زندہ ہوتا ہے۔ نہ مرتا ہے۔

علاوہ ازیں نعرہ لگانے والوں کے ذہن میں (اسرائیل) سے مراد قوم یہود ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نہیں۔ اس لئے توہین کا سوال غلط ہے۔

س :۔ کیا کسی دین کے پیروکاروں کا مختلف گروہوں (فرقوں) میں بٹ جانا اس مذہب کی حقانیت کے خلاف نہیں ہے؟

ج :۔ دین سے انحراف کرکے جو لوگ مختلف فرقوں میں بٹ جاتے ہیں اس سے ان کا حق پر نہ ہونا تو ثابت ہوتا ہے مگر دین کی حقانیت اس سے کیسے متاثر ہوئی؟

امام کو نمازی حضرات راستہ دیدیا کریں ——— سید امتیاز علی

س :۔ امام مسجد کا نمازیوں کو پھلانگتے ہوئے امامت کے لئے مصلے پر جانا جائز ہے یا نہیں؟

ج :۔ امام کو تو مصلے پر جانا ہی ہوگا۔ نمازی ان کو راستہ دیدیا کریں۔

س :۔ نماز تراویح میں بالغ سامع کی موجودگی میں نابالغ سامع کا صف کے بیچ میں کھڑا ہونا جائز ہے یا نہیں؟

ج :۔ جائز ہے

س :۔ مسجد کے لاؤڈ اسپیکر سے نماز جنازہ کا اعلان کروانا جائز ہے یا نہیں؟

ج :۔ نماز جنازہ کا اعلان جائز ہے۔

س :۔ نماز کی پہلی رکعت میں سورہ قریش اور دوسری رکعت میں سورہ ماعون تلاوت کرنا درست ہے کہ غلط کیونکہ سورہ قریش سورہ ماعون سے چھوٹی ہے؟

ج :۔ درست ہے۔

ترکہ کی تقسیم ——— ایک صاحبہ۔ کراچی۔

س :۔ میرے بھائی کا انتقال ہوگیا۔ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی کیونکہ انہوں نے شادی ہی نہیں کی تھی والدین کا ہندوستان میں انتقال ہوگیا تھا پاکستان میں میرے (بہن) کے سوائے کوئی رشتہ دار نہیں البتہ ہندوستان میں ایک بہن اور تین ۳ بھائی بقید حیات ہیں۔ مرحوم نے کچھ رقم بینک وغیرہ میں چھوڑی ہے برائے مہربانی آگاہ فرمائیے کہ اس کی تقسیم کس طرح ہوگی؟

ج :۔ مرحوم کا ترکہ آٹھ حصوں پر تقسیم ہوگا۔ ۲-۲ حصے تینوں بھائیوں کے اور ایک ایک دونوں بہنوں کا۔

نوٹ :۔ ہندوستان میں جو بھائی اور بہن ہے وہ بھی وارث ہیں۔ لیکن اگر وہ اپنا حصہ آپ کو دیدیتے ہیں تو صحیح ہے۔

س :۔ اگر میں برے کام کا ارادہ کروں لیکن کروں نہیں تو کیا

باقی ص۲۹ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

جلد نمبر ۱۰ | ۲۸ جمادی الاول تا ۴ جمادی الآخری ۱۴۱۲ھ مطابق ۶ تا ۱۲ دسمبر ۱۹۹۱ء | شمارہ نمبر ۲۷

مدیر مسئول ـــــ عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱:- آپ کے مسائل اور ان کا حل ـــــ ۲
۲:- نعت پاک ـــــ ۴
۳:- قادیانیوں کا سالانہ جلسہ (اداریہ) ـــــ ۵
۴:- "را" کی رپورٹ ـــــ ۶
۵:- چلتے چلتے۔ کیا واقعی قادیانی صحافیوں کو خرید رہے ہیں؟ (قسط نمبر ۲) ـــــ ۷
۶:- قادیانی دشمن اسلام ہیں ـــــ ۹
۷:- حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کا اتباع سنت ـــــ ۱۰
۹:- تکمیل دین اور اختتام نبوت ـــــ ۱۲
۸:- حضرت امیر شریعتؒ اور عشق رسولﷺ ـــــ ۱۳
۱۰:- تعارف ـــــ ۱۴
۱۱:- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نئے عہدیدار اور مجلس شوریٰ ـــــ ۱۵
۱۲:- تصویر کی شرعی حیثیت ـــــ ۱۶
۱۳:- یہ قادیان یا ربوہ نہیں۔ ـــــ ۱۷
۱۴:- پہلے کیا؟ ـــــ ۱۸
۱۵:- داستان سرفروشوں کی ـــــ ۱۹
۱۶:- موٹاپے سے نجات حاصل کیجئے ـــــ ۲۰
۱۷:- خبریں ـــــ ۲۱
۱۸:- مرزائیوں کا المیہ ـــــ ۲۳

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ - پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ ـــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ـــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ـــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ـــــ ۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳ جونا مارکیٹ کراچی

نعت پاک

نورِ احمد جو زمانے کی اُفق پر تھا عیاں
ہے وہ لاریب مدینے کی زمیں میں پنہاں
آ گئی گلشنِ ہستی میں بہارِ ایماں
آیا جب احمدِ مرسلؐ کی نبوت کا سماں
کیوں نہ ہو رشکِ ارم آج مدینے کا چمن
جس پہ سو جان سے جنت بھی ہوئی ہے قرباں
دیکھیے حور و ملک، جن و بشر، شام و سحر
راہِ احمدؐ میں کھڑے سب ہیں بچھائے مژگاں
کیوں نہ ہر فرد بشر ہو بھلا ممنونِ کرم
ساری دُنیا پہ ہے احسانِ محمدؐ یکساں
حق ادا مدح سرائی کا کرے کیسے شفیق
آپؐ کی شان میں جب مدح سرا ہے قرآں

(ابو حذیفہ شفیق بستوی)

قادیانیوں کا سالانہ جلسہ یا حج اکر اب ربوہ کی بجائے قادیان میں

قادیانی دھڑا دھڑ پاسپورٹ بنوا رہے ہیں

قادیانی اصل میں تو مرتد اور زندیق ہیں لیکن چونکہ پاکستان میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے اس لیے وہ۔

۱:۔ مرزا قادیانی کو بطور نبی، مجدد، مہدی اور مسیح وغیرہ کے پیش نہیں کر سکتے۔

۲:۔ وہ انفرادی یا اجتماعی طور پر اپنے غیر اسلامی یا دوسرے لفظوں میں کافرانہ مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔

۳:۔ غیر مسلم ہونے کے بعد وہ اپنے نام بھی مسلمانوں جیسے نہیں رکھ سکتے اور جو نام ان کے اسلامی طرز کے رکھے ہوئے ہیں وہ بھی انہیں تبدیل کرانے چاہئیں۔

۴:۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ (زکوٰۃ ان کے ہاں نہیں بلکہ آمدن کا دسواں حصہ ہے جس کے ادا کرنے پر بہشت کا سرٹیفکیٹ دے دیا جاتا ہے) اور کلمہ جو مسلمانوں کے شعار اور اسلام کے ارکان خمسہ ہیں ان کے استعمال کا انہیں قطعاً حق حاصل نہیں۔

۵:۔ قرآن کریم مسلمانوں کی مقدس کتاب ہے اس کو پڑھنے بلکہ چھونے کا بھی انہیں حق حاصل نہیں اس لیے کہ قادیانی ناپاک ہیں۔

۶:۔ اور مرتد اور زندیق کی عبادت کوئی درجہ نہیں رکھتی۔ اگر وہ کسی قسم کی عبادت کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اپنی عبادت گاہوں کا نام مسجد کے نام پر نہیں رکھنا چاہیے اور نہ ہی مساجد کے ساتھ مشابہت ہونی چاہیے۔

پاکستان بننے کے بعد انگریز گورنر جنرل موڈی نے اپنا سیاسی مقصد برآری کے لیے ربوہ آباد کیا۔ اس وقت سے قادیانی اپنا سالانہ جلسہ ربوہ میں کرتے رہے ہیں۔ گو اس کا نام جلسہ رکھا جاتا ہے۔ لیکن دراصل وہ ان کا حج ہوتا ہے۔ یہ ہم نہیں کہتے خود ان کی تحریریں بول بول کر کہہ رہی ہیں مرزا قادیانی آنجہانی جس کو وہ نبی، مجدد، مہدی اور مسیح کہتے ہیں اس نے کہا ہے:

زمین قادیان اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے۔

آنجہانی مرزا محمود کہتا ہے:

"آج جلسہ قادیان کا ہیلا ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔" (کتاب برکات خلافت مرزا محمود)

"قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کو نفلی حج کہنا کوئی ناجائز بات نہیں۔" (از مرزا محمود، اخبار الفضل ۵ جنوری ۱۹۳۲ء)

قادیانیوں کا یہ حج یا ظلی حج پہلے قادیان میں ہوا کرتا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد یہ حج پاکستان میں ربوہ منتقل ہو گیا۔ ۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو چند سال یہ حج لندن کے نزدیک ان کے نئے مرکز میں منتقل کر دیا اور پاکستان سے قادیانی اس حج یا ظلی حج کی سعادت حاصل کرنے کے لیے لندن جاتے رہے۔ قادیانیوں کا حج واحد حج ہے جس کو گشتی حج کہہ سکتے ہیں۔ جس طرح قادیانیوں کی نبوت گشتی، خلافت گشتی، بہشتی مقبرہ گشتی۔ اسی طرح ان کا حج بھی گشتی ہے۔ جو کبھی کہیں ہوتا ہے اور کبھی کہیں۔ اب یہ گشتی حج پھر قادیان ہندوستان میں ہو رہا ہے۔

اس قادیان کے متعلق مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

"قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے یعنی مکہ، مدینہ اور قادیان۔" (خطبہ الہامیہ ص ۲۰)

اور یہ بھی مجھے مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ:

انا انزلناہ قریبا من القادیان، میرے دل میں کہا کہ واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۷۵)

قادیانی قادیان کو وہی درجہ دیتے ہیں جو اہلِ اسلام مکہ اور مدینہ کو دیتے ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حوالہ جات سے واضح ہے۔ یہاں یہ بھی بتلاتے چلیں کہ مرزا قادیانی جو مدعی نبوت تھا، مدعی وحی و الہام اور اس بات کا دعویدار تھا کہ اس کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں خدا کی باتیں ہیں اور خدا ہی کی طرف سے ہیں۔ صریح جھوٹ بولا ہے کہ قادیان کا ذکر نام قرآن شریف میں درج ہے۔ ہمارا مرزا طاہر سمیت دنیا بھر کے قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ وہ قرآن پاک میں قادیان کا نام دکھا دیں اور منہ مانگا انعام لیں ورنہ اس بات کو تسلیم کر لیں کہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے۔ اور جب جھوٹ بولا ہے تو وہ نبی تو کیا شریف انسان کہلانے کا حق دار بھی نہیں ہے۔ اس لیے اس پر لعنت بھیج کر دوبارہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ حاصل کر لیں۔ اسی میں دین و دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔

بہرحال چاہے مرزا نے جھوٹ ہی بولا پھر بھی ہر مرزائی قادیانی کا اس جھوٹ پر ایمان ہے۔ اسی جھوٹ کی بنا پر اب قادیانی اپنا حج جسے صد سالہ جشن کا نام دیا گیا ہے وہاں منعقد کر رہے ہیں۔ اور اس غرض سے پاکستان خصوصاً ربوہ کے قادیانی دھڑا دھڑ پاسپورٹ بنا رہے ہیں۔ ویزے کا حصول مرزا طاہر کے اس بیان کے بعد کہ "ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کو پھر متحد ہو جانا چاہیے" کوئی مشکل مسئلہ نہیں آخر وہ ہوئے جو بھارت کے ایجنٹ اور جاسوس۔

۱۹۶۵ء کی جنگ ہمارے سامنے ہے۔ اس وقت صدر مملکت ایوب خان مرحوم تھے اور مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خان نواب آف کالا باغ تھے۔ ربوہ جہاں واقع ہے وہاں سے سرگودھا بہت ہی قریب ہے۔ جو ایئر فورس کی بہت بڑی چھاؤنی ہے۔ اس کے علاوہ دریائے چناب کا پل ربوہ سے ملحق مشرق میں واقع ہے۔ امر واقعہ ہے کہ جنگ کی وجہ سے پورا ملک بلیک آؤٹ کی لپیٹ میں تھا۔ ربوہ واحد شہر تھا جہاں بلیک آؤٹ نہیں کیا گیا جس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ ربوہ سے روشنی کے ذریعے بھارتی جنگی جہازوں کی راہنمائی کی جاتی تھی۔ تاکہ ہوائی فوج کا یہ بہت بڑا اڈہ تباہ ہو جائے اور بھارت کو فتح حاصل ہو اور قادیان انہیں دوبارہ مل جائے۔ ایک مقصد دریائے چناب کے پل کو تباہ کرانا تھا تاکہ زمینی راستہ بھی منقطع ہو جائے۔ اس صورتحال کی اطلاع نواب آف کالا باغ کو کر دی گئی تو انہوں نے ربوہ کی بجلی کٹوا دی۔ عین ممکن ہے کہ وائرلیسوں کے ذریعے بھی بھارتی جنگی جہازوں کی راہنمائی کی جاتی ہو۔

ہم نے قدم قدم پر قادیانیوں کو آزمایا وہ ہرگز پاکستان کے دوست و وفادار نہیں ہیں تو کیا ایسے میں قادیانیوں کو ہندوستان جانے کی سہولت دینا انہیں دھڑا دھڑ پاسپورٹ مہیا کرنا محض اس بہانے سے کہ ان کا جشن صد سالہ یا ان کا حج اکبر ہو رہا ہے۔ کسی طرح بھی درست نہیں ہوگا۔ ممکن ہے کہ جس طرح لندن کے جلسہ میں شرکت کے لیے پی آئی اے نے انہیں خصوصی مراعات دی تھیں۔ جو یقیناً پی آئی اے میں موجود قادیانی افسروں کی سازش یا دباؤ کے تحت دی گئیں۔ پاکستان ریلوے سے بھی وہ اسی قسم کی مراعات حاصل کر لیں اس لیے مذکورہ بالا حالات کے پیش نظر حکومت کو چاہیے کہ جن قادیانیوں کو پاسپورٹ جاری کیے گئے ہیں وہ فوراً منسوخ کیے جائیں اور آئندہ کے لیے پاسپورٹوں کا اجراء بند کیا جائے۔

نوٹ:۔ اداریہ کتابت ہو چکا تھا کہ مندرجہ ذیل خبر آ گئی جس سے اداریہ کی تصدیق ہو گئی۔ خبر یہ ہے:

"را" کی رپورٹ پر بھارتی حکومت نے کسی بھی شہر میں قادیانی جشن کی اجازت دیدی

پاکستان میں بھارتی ہائی کمیشن کو قادیانیوں سے ہر طرح سے تعاون کی ہدایت کر دی

"لاہور (نیوز ڈیسک) بھارتی حکومت دہلی میں اگلے ماہ قادیانیوں کے ایک بڑے اجتماع کے انعقاد کے لیے قادیانیوں کی مدد کر رہی ہے۔

تحریک آزادی کشمیر کے مجاہدین کے مطابق لندن میں قائم قادیانیوں کے ہیڈ کوارٹر کو بھارتی ہائی کمشنر کے ذریعے بھارتی حکومت نے پیشکش کی تھی کہ بھارت کے کسی بھی شہر میں اجتماع کیا جائے جسے قادیانیوں کی اعلیٰ قیادت نے منظور کر لیا۔ بھارتی حکومت نے پاکستان میں اپنے ہائی کمیشن کو بھی ہدایت کی ہے کہ ایسے تمام قادیانیوں سے تعاون کیا جائے جو بھارت میں مجوزہ اجتماع میں شرکت کے خواہش مند ہوں۔ مجاہدین کے ذرائع کے مطابق مبینہ طور پر پیپلز پارٹی کے ایک رہنما بھی پنجاب کے قادیانیوں کے ویزے کے حصول میں مدد کر رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق پاکستان اور یورپ میں مقیم قادیانیوں کی حمایت کرنے کا فیصلہ بھارتی حکومت نے "را" کے مشورہ پر کیا ہے تاکہ پاکستان کو کشمیر کے معاملے میں بلیک میل کیا جا سکے۔ یاد رہے کہ قادیانیوں کو ربوہ میں ایسے اجتماعات منعقد کرنے کی اجازت نہیں ہے۔"

(جنگ لاہور، ۲۱ نومبر ۱۹۹۱ء)

چلتے چلتے

از حافظ محمد حنیف ندیم

کیا واقعی قادیانی صحافیوں کو خرید رہے ہیں؟

ایک ڈی اخبار کا قادیانیوں کی حمایت میں مضمون اور اسکا

قسط نمبر:- ۲

ہلکا پھلکا مگر منہ توڑ جواب

”آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا“ (مرزا کا الہام۔ مندرجہ تذکرہ طبع دوم ص ۶۴۶)۔

”کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے، اور اسی لیے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے ..... پہلے تمام انبیاء ظل تھے۔ نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں“۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۷۰۔ مطبوعہ ربوہ)

باطن کو ملکہ ہم نے وہ تحریریں پیش کی ہیں جو مرزا قادیانی کی اپنی کتابوں میں خود اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ مدیر صاحب اور قادیانیوں میں اگر ذرہ بھر بھی جرأت ہے تو انہیں واضح طور پر یہ اعلان کرنا چاہیے کہ یہ مرزا قادیانی کی تحریریں نہیں ہیں اگر ہیں تو اس نے لکھوا سی کی ہے پھر ہم اس مسئلہ پر غور کریں گے کہ: قادیانیوں کو ہم کیا کہیں اور کیا سمجھیں۔

آگے چل کر مضمون نگار پاکستانی آئین پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”جہاں تک آئین پاکستان کا تعلق ہے اس میں انسانی فلاح و بہبود کے لیے بہت کچھ لکھا ہوا ہے مگر کسی اقلیت پر اس کی تعلیم اور اس کی عبادت کرنے کے طریقے پر پابندی کا کوئی ذکر نہیں ہے اور نہ ہی قرآن کسی بھی شخص کو زبردستی خوف اور سزا کے ذریعے اسلام قبول کرانے کی اجازت دیتا ہے پھر جو لوگ کسی فرقے کو محض اپنی انا اور اکثریت ہونے کی نمائندے ہونے کی حیثیت سے اقلیت یا غیر اسلامی قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں تو اصل میں وہ ایسا طاقت کے بل بوتے پر کرتے ہیں“

کسی ملک کا آئین وہاں کے عوام کے لیے ایک راستہ متعین کر دیتا ہے اس میں صرف اشارے اور کنایے ہوتے ہیں پاکستانی آئین میں مرزائیوں کو ان کے ارتدادی نظریات و عقائد کی وجہ سے کافر قرار دے دیا گیا۔ (جیسا کہ اس سے قبل انکے عقائد دیے جا چکے ہیں) اور انہیں غیر مسلم اقلیت کی حیثیت دے دی گئی تو اب قادیانیوں کے لیے ایک ہی راستہ ہے کہ وہ اپنی اس حیثیت کو تسلیم کریں لیکن قادیانیوں نے ایسا نہیں کیا ان کی مثال شتر مرغ جیسی ہے کہ جب اسے کہا جائے کہ اڑ کے دکھا تو وہ کہتا ہے کہ میں اونٹ ہوں جب یہ کہا جائے کہ بوجھ اٹھاؤ تو کہتا ہے میں پرندہ یعنی شتر مرغ ہوں ہم قادیانیوں کو کہتے ہیں کہ تم غیر مسلم اقلیت ہو اسلامی شعائر استعمال نہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان

دل کا چور

دل کا چور چھپا نہیں رہتا مرزا قادیانی نے جو کچھ لکھا اس کے پیروکار اس کو وحی سمجھتے ہیں قاضی اکمل لکھتا ہے:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں!
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا دعاوی کو کس بات پر محمول کریں گے ظاہر پر یا باطن پر کیونکہ ہم نے نہ ظاہر کو دیکھا نہ

دکھی اور مجبور انسانیت کی خدمت کیلئے عتیق ٹرسٹ کے پروگرام

- دارالاولاد (بچوں کا گھر) یتیم، معذور، بے سہارا اور لاوارث بچوں کی مکمل کفالت اور تعلیم و تربیت کرنا۔
- شفاء خانہ: غریب نادار مریضوں کا مفت علاج کرنا۔
- ایمبولینس سروس: غریب مریضوں اور میتوں کیلئے بلا معاوضہ ایمبولینس مہیا کرنا۔
- امان گاہ: گم شدہ بچوں کو والدین تک پہنچانا۔
- خدمت الاموات: لاوارث اموات کی تجہیز و تکفین کا بندوبست کرنا۔

عتیق ٹرسٹ، ملتان، پوسٹ بکس نمبر ۴۹۔ فون: ۳۲۷۶۲، ۷۵۱۴۰

ہیں بلکہ اصل مسلمان ہیں جبکہ باقی آئینی مسلمان ہیں پھر جب ہم کہتے ہیں کہ اگر تم مسلمان ہو تو مرزا قادیانی پر لعنت بھیجو تو کہنے لگ جاتے ہیں کہ ہم ایک اقلیت ہیں ہم پر جبر کیا جا رہا ہے حالانکہ وہ کوئی فرقہ نہیں بلکہ ایک الگ مذہب ہے ان کا دین الگ، ان کی شریعت الگ اور ان کا نبی الگ ——— اس کی مثال ہم یوں دے سکتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ماننے والا یہودی ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آیا تو وہ یہودی نہیں رہا عیسائی ہو گیا پھر ایک عیسائی حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تو وہ عیسائی نہ رہا بلکہ محمدی یعنی مسلمان ہو گیا اب چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے اور مدعی نبوت مرتد و زندیق ہے ایسے میں اگر کوئی شخص مرزا قادیانی جیسے جھوٹے شخص کو نبی مانتا ہے تو وہ مسلمان نہ رہا قادیانی ہو گیا مرزا قادیانی دجال کو ماننے کی وجہ سے وہ قادیانی کہلانے کے حق دار ہے مسلمان کہلانے کا نہیں۔

رہی یہ بات کہ قادیانی الگ مذہب کیسے ہو گیا؟ تو یہ بات ہم ہی نہیں کہتے مرزا قادیانی نے بھی کہی ہے وہ لکھتا ہے

"میں سچ سچ کہتا ہوں (جھوٹ نہیں) کہ اس محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے دوسرے اس کی سلطنت کی .... اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں"

(شہادت القرآن ص۱۸)

معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کا مذہب جیسا کہ جملہ "سو میرا مذہب" سے عیاں ہے ایک نیا مذہب ہے کہنے کو وہ اپنے مذہب کو اسلام ہی کا نام دیتا ہے لیکن اس کے اسلام کے دو حصے ہیں۔

۱ــــ خدا کی اطاعت۔

۲ــــ انگریز حکومت کی اطاعت۔

جبکہ اصل اسلام کے پانچ رکن ہیں۔ کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ

قادیانی مذہب یا قادیانی اسلام کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں سوائے قادیانیوں کے تمام دنیا کے مسلمان نہ صرف کافر بلکہ پکے کافر ہیں ملاحظہ ہو:-

"ہر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے"

(کلمۃ الفصل ص۱۱۰ مرزا بشیر احمد)

مدیر مذکور اسلام علوم اسلام اور انبیاء کی بعثت کے مقصد سے ناآشنا نظر آتا ہے ورنہ وہ یہ ہرگز نہ لکھتا کہ جیسا فتوائے کفر مرزائیوں کے بارے میں دیا گیا ایسا تو "حضور پُرنور" نے بھی نہیں دیا؟ کیا وہ بتا سکتا ہے کہ حضور پرنور نے جب منصب نبوت سنبھالا اس وقت کون لوگ تھے کیا سب مسلمان تھے؟ اور پھر جو لوگ کلمہ طیبہ پڑھ کر آپ کی نبوت پر ایمان لائے آپ کی دعوت کو قبول کیا کیا مسلمانوں نے ہی دوبارہ کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کیا تھا؟ آپ نے تبلیغ حق کے راستے میں مشکلات برداشت کیں آپ پر مصائب کے پہاڑ توڑے گئے۔ اونٹ کی گندی اوجھڑی بحالت نماز آپ کے جسم اطہر پر ڈال گئی، آپ کی پنڈلی مبارک زخمی اور دندان مبارک شہید کیے گئے کیا ایسا کرنے والے مسلمان تھے؟ یقیناً اس کا جواب نفی میں ہوگا۔ یہ تو اہل مکہ کافر تھے جنہیں اسلام کی اور توحید کی دعوت دی گئی اور آپ انہیں کافر و مشرک سمجھتے تھے تو اسلام کی دعوت دیتے تھے۔

قرآن پاک میں اہل ایمان سے الگ اور اہل کفر سے الگ خطاب کیا گیا ہے۔ عیسائی جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام لیوا ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کہلوایا۔

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ

(یعنی وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا اللہ تین میں کا تیسرا ہے یعنی تین خدا ہیں)

جو لوگ دین سے پھر گئے یعنی مرتد ہو گئے ان کے بارے میں قرآن پاک جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی نازل ہوا فرمایا گیا ہے

ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولئک حبطت اعمالھم فی الدنیا والاخرۃ واولئک ھم الخسرون ۔

اس آیت کریمہ میں۔

۱ــــ دین سے پھرنے والوں کو کافر قرار دیا گیا ہے۔

۲ــــ دنیا و آخرت میں انہیں حبط اعمال کی سزا دی گئی ہے۔

۳ــــ انہیں خائب و خاسر کہا گیا ہے۔

یہ فتویٰ علماء کرام نے نہیں بلکہ خود قرآن پاک نے لگایا ہے اس سلسلہ میں بہت سے دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں ہم نے اختصار سے کام لیتے ہوئے صرف دو کا ذکر کیا ہے عملی طور پر مانعین زکوٰۃ اور مدعیان نبوت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ان کے خلاف لشکر کشی، مرتدین کا قتال یہ ایسے شواہد ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار حاصل تھا کہ فلاں شخص مسلمان ہے اور فلاں کافر ——— اگر اختیار نہ ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

دلکش عورتیں

اس کے بعد لکھا ہے کہ:-

"کہ مرزائی یہی ہیں وہ ہیں۔ انہوں نے یہ کر دیا۔ ان

قدرتی جڑی بوٹیوں سے علاج

گیس، بدہضمی، سینے کی جلن، جسمانی و اعصابی کمزوری، آج ہر گھر کا مسئلہ ہے۔ دیسی طریقہ علاج شفا بخش اور ہر منفی اثر سے پاک ہے۔

جواہر معدہ خالص (مفرح دل و دماغ) ہمارے پاس تیار ملتا ہے (دمہ اور پتھری کی دوا مخصوص نسخہ) فی سبیل اللہ دی جاتی ہے۔ طبی مشورے کیلئے جوابی لفافہ آنا ضروری ہے۔

ایڈریس: حکیم نذیر احمد شیخ۔ تیسری منزل حلیم سینٹر روم نمبر ۳۱۲ B، نزد صدر پوسٹ آفس عبداللہ ہارون روڈ کراچی۔ وقت ملاقات ۴ بجے تا ۸ بجے شام (جمعرات و جمعہ بند)

کی خواتین بہت دلکش ہوتی ہیں۔ ایسی بیہودہ باتیں اور بکواس انسانی معیار اخلاق اور خود اسلام کے اخلاقی تقاضوں کو کہاں تک پورا کرتے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ جو بات میرے ضمیر اور ایمان کے مطابق غلط ہوتی ہے میں اس پر احتجاج کرتا ہوں اور احتجاجاً قانون اور اخلاق کا پابند نہیں رہا کرتا۔ جہاں تک قادیانیوں کا تعلق ہے پاکستان میں ان کی دیانتداری، قابلیت اور اہلیت کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ ان کی خواتین کا جہاں تک تعلق ہے ہوس پرست اور جنسی ذہن کے عیاش مولویوں نے بہت کچھ مشہور کر رکھا ہے مگر میری اپنی کیفیات اور مشاہدہ کے مطابق مرزائی فرقے سے تعلق رکھنے والی خواتین انتہائی بااخلاق، نیک کردار، ہمدرد، مہذب، تعلیم یافتہ، نفاست پسند اور سلیقہ شعار محنتی خواتین ہیں۔"

جہاں تک مرزائی عورتوں کی دل کشی کا تعلق ہے تو اس میں کوئی شک نہیں۔ قادیانیوں کے پاس سادہ لوح مسلمانوں کو پھنسانے کے لیے دو بڑے حربے ہیں زر کا اور زن کا۔ (خود اسی تحریر میں اس کا ثبوت موجود ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ اگر ان کے دروازے پر کوئی شخص گھر کے کسی شخص کا دستک دے کر پوچھے تو عورتوں کو چاہیے کہ نسوانی آواز استعمال کرنے کی بجائے کرخت لہجے میں جواب دیں۔ جبکہ قادیانی عورتیں بازاروں میں گھومتی ہیں بعض کا پردہ تو سرے سے ہوتا ہی نہیں اور اگر کوئی پردہ کرتی بھی ہے تو دل کشی صاف جھلکتی ہے یقین نہ ہو تو ربوہ جاکر نظارہ کر لو کہ وہ کس طرح اس بازار کی طوائف کی طرح دعوت نظارہ دیتی ہیں۔ مدیر صاحب نے اپنے مشاہدہ کا ذکر کیا ہے اور آگے چل کر اپنی صفائی میں یہ بھی لکھا ہے کہ میری کسی قابل ذکر قادیانی سے دوستی نہیں کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ یہ جو قادیانی عورتوں کا وہ مشاہدہ کرتے رہے ہیں کہاں کرتے رہے اور کیسے کرتے رہے کیا مشاہدہ عورتوں سے بغیر روابط اور دوستی کے ہو سکتا ہے؟ وہ اگر ناراض نہ ہوں تو ہمیں کہنے دیجئے کہ مشاہدے، دوستی اور روابط ہی کی وجہ سے وہ قادیانیوں کی حمایت میں مضمون لکھنے پر مجبور ہوئے یا مجبور کئے گئے۔

مدیر مذکور نے مرزائیوں کے مخالف تمام علماء کو ہوس پرست اور جنسی ذہن کے عیاش مولوی قرار دیا ہے اور عالم خواہ کسی مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہو وہ مرزائیوں کا مخالف ہے تو گویا اس نے یہ بدزبانی کر کے تمام سنی شیعہ، دیوبندی بریلوی اور اہل حدیث علماء کو ہی ہوس پرست اور عیاش قرار نہیں دیا بلکہ تمام علماء کو ہوس پرست اور عیاش قرار دے دیا لیکن اس نے اپنے گریبان میں نہ جھانک کر دیکھا کہ ممدوح کس قماش کے لوگ ہیں مرزا قادیانی زندہ تھا تو اس کے گھر میں عورتوں کا جمگھٹا لگا رہتا تھا یہاں تک کہ عورتیں ننگی غسل کرتی تھیں عائشہ نام کی ایک نوجوان عورت تھی جو مرزا قادیانی کی خاص منظور نظر تھی مرزا کی عیاشی کا اندازہ محمدی بیگم کے واقعہ سے بھی لگایا جا سکتا ہے جس کے بارے میں اس نے کہا تھا کہ خدا نے آسمان پر اس کے ساتھ میرا نکاح کر دیا ہے وہ میری زوجیت میں آکر رہے گی اس کے حصول کے لیے دھمکی، دھونس وغیرہ ہر قسم کے حربے استعمال کیے گئے وہ رات دن اس کے غم میں آنسو بہاتا رہتا تھا اور خدا کے سامنے یوں التجا کرتا تھا ؎

کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے!
بہت رویا ہوں اب مجھ کو ہنسا دے!!

اس کے بیٹے مرزا محمود کی عیاشیوں اور جنسی پرستیوں کے قصے تو زبان زد خاص و عام ہیں مدیر صاحب اگر مرزائی نہیں محض مرزائیوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے ہیں تو پھر انہیں چاہیے کہ "تاریخ محمودیت" "ربوہ کا مذہبی آمر" "کمالات محمودیہ" "ربوہ کا پوپ" اور دوسرے مرزائیوں سمیت ان کے ہوس پرست اور جنسی ذہن کے عیاش لیڈروں کے واقعات پڑھنے کے لیے ان کتابوں کا مطالعہ کریں جن سے ان پر واضح ہو جائے گا کہ قادیانیت اور قادیانیوں کی اصل حقیقت کیا ہے۔

جاری ہے

قادیانی دشمن اسلام ہیں

سجاد احمد خاں۔ شبیر والی

قادیانی جو بھی ہے وہ دشمن اسلام ہے

ارض پاکستان کے دشمن ہیں یہ بھارت نواز — دوست اسرائیل کے ہاتھوں میں ہے ہندو کا ساز
ہیں یہ انگریزوں کے ساتھی کھل گیا آخر یہ راز — ساتھ ان کا چھوڑ دو، دروازہ ہو کوئی نہ باز

قادیانی جو بھی ہے وہ دشمن اسلام ہے

دل میں ان کے کھوٹ ہے چہرے ہیں ان کے پُرریا — مکر کی چالیں یہ چلتے ہیں رات دن جا بجا
حلیہ ہے ابلیس سا، اور اٹھ گئی دل سے حیا — ان کی ہر اک چال سے سب ہی ہو گئے ہیں آشنا

قادیانی جو بھی ہے وہ دشمنِ اسلام ہے۔

ان سے اس ارضِ وطن کو پاک ہونا چاہیے — داغ ہے ان سے جو لگا ہے اس کو دھونا چاہیے
جاگنا ہے آج سب کو، اب نہ سونا چاہیے — وقت جو آیا ہے۔ آج اس کو نہ کھونا چاہیے

قادیانی جو بھی ہے وہ دشمنِ اسلام ہے

ہم نوا امریکہ کے اور حامیانِ روس ہیں — قادیانی جو بھی ہے ہندو کے یہ ناقوس ہیں
ہیں یہ انگریزوں کے عاشق دل و جاں مجبوس ہیں — ارض پاکستان کے دشمن غیر کے جاسوس ہیں

قادیانی روگ سے سب کو بچانا چاہیے
ہے نشان ان کا جو باقی وہ مٹانا چاہیے

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اتباعِ سنت

افادات: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ـــ مرتبہ: مولانا محمد اسلم ہارون آباد

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت گرمی میں چلے جارہے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا پوچھا کہ یا امیر المومنین کہاں چلے؟ آپؓ نے فرمایا کہ بیت المال کا ایک اونٹ غائب ہوگیا ہے اس کی تلاش کو جارہا ہوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت آپؓ نے ایسی گرمی میں کیوں تکلیف کی کسی کو حکم دیا ہوتا کہ تلاش کرلیتا آپؓ نے فرمایا اے عثمان رضی اللہ عنہ! میدان قیامت کی گرمی اس گرمی سے اشد ہے واقعہ یرموک میں جو کہ عظیم الشان جنگ تھی جب ایک شخص اونٹنی پر سوار فتح کی خوشخبری لے کر آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو کہ روزانہ انتظارِ خبر میں باہر جاکر گھنٹوں کھڑے رہتے تھے جنگل میں ملاقات ہوئی آپ نے اس سے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے معلوم ہوا یرموک سے آپؓ نے جنگ کا حال پوچھا وہ پہچانتا نہ تھا اس لئے کہ کوئی نشانِ خلافت نہ تھا کوئی تاج تو نہ تھا اس نے ان کی طرف التفات نہ کیا اور اونٹنی دوڑائے ہوئے چلا جاتا تھا اور یہ اونٹنی کے ساتھ دوڑتے جاتے تھے جب آبادی کے قریب آئے تو لوگوں نے پہچانا اور امیر المومنین کو سلام کیا اس وقت اس کو معلوم ہوا تو اس نے بہت معذرت کی آپ نے فرمایا کہ میں نے جو قدم اٹھایا ثواب کے لئے اٹھایا ہے تجھے عذر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں یہ صحابہ کی حالت تھی ایک ہماری ہے کہ جو قدم اٹھتا ہے خود بینی اور خودداری کے لئے۔ (امثال عبرت)

دوسرا واقعہ

آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ نے آپ کی دعوت کی تھی اور گوشت پکا رکھا تھا جس میں گھی بھی کسی قدر ڈالا ہوا تھا کھانا کھانے کے وقت حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ میاں تم نے تو ایک سالن کے ساتھ دوسرا سالن بھی جمع کردیا ہے یعنی ایک تو گھی اس سے بھی روٹی کھائی جاسکتی ہے دوسرا گوشت کہ اس سے بھی روٹی کھاسکتے ہیں اس قدر اسراف اور تکلف کی کیا ضرورت ہی کیا تھی حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے اس میں مقدار سے زیادہ صرف نہیں کیا ہے جس قدر خرچ لے کر گوشت خریدنے نکلا تھا اسی قدر میں بوجہ معمولی گوشت ہونے کے تھوڑے کا گوشت لے لیا اور باقی کا گھی لے لیا آپ نے فرمایا کہ یہ بات صحیح ہے مگر میرے نزدیک مناسب نہیں ہے القصہ وہ آپ نے کھانا نہیں کھایا۔

تیسرا واقعہ

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں جبلہ ابن ایہم غسانی جو کہ ملوک غسان میں سے تھا مسلمان ہوا موسم حج میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا ایک دوسرا غریب آدمی بھی ساتھ ساتھ طواف کرتا تھا اتفاق سے اس غریب آدمی کے تلے اس کی ازار کا کنارہ دب گیا جب آگے بڑھا تو اس کی لنگی کھل گئی اور برہنہ رہ گیا چونکہ وہ اپنے کو بہت بڑا آدمی سمجھتا تھا اور یہ دوسرا شخص نہایت غریب آدمی تھا لہٰذا اس کو بہت غصہ آیا اور اس نے ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ اس بیچارہ کا دانت ٹوٹ گیا وہ شخص اسی حالت کو لئے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا کہ امیر المومنین! جبلہ نے میرا دانت توڑ دیا حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جبلہ کو ہمارے پاس بلا لاؤ ذرا غور کیجئے! یہ امتحان کا مقام کہ ایک بادشاہ کو ایک غریب آدمی کے معاملہ میں پکڑ کر بلایا جاتا ہے چنانچہ جبلہ کو لایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واقعہ دریافت فرماکر اس غریب شخص کو اجازت دی کہ جبلہ سے اپنا بدلہ لے لے جبلہ نے جب یہ سنا تو طیش میں آکر یہ کہا کہ امیر المومنین مجھ کو اور ایک معمولی بازاری غریب آدمی کو کس چیز نے برابر کردیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اسلام نے اور اس میں امیر غریب سب برابر ہیں تم نے اس کا دانت توڑا تمہارا دانت ضرور توڑا جائے گا۔ دیکھئے یہ ہے اخوت اسلامی ایک آج وقت ہے امراء و رؤساء کا عالم ہی اس عالم سے نرالا ہے غرباء کو وہ گویا انسانیت ہی سے خارج سمجھتے ہیں غرض یہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا امتحان تھا جس میں پورے اتر گئے جبلہ کا امتحان ہے دیکھیں کیا سمجھ کر ایمان لایا ہے آیا کوئی دنیاوی غرض عزوجاہ کی ہے کہ مسلمان ذی عزت ہوتے چلے جارہے ہیں ان کے ہم رنگ ہوجاویں گے تو ہم کو عزت نصیب ہوگی یا کہ محض طلبِ آخرت کے لئے ایمان لایا ہے۔ چنانچہ جبلہ کا امتحان ہوا اور وہ اس امتحان میں ناکام ثابت ہوا یعنی اس نے کہا کہ اچھا مجھے ایک دن کی مہلت ہوسکتی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہوسکتی ہے اگر یہ شخص مہلت دے صاحب حق سے پوچھا گیا وہ بیچارہ اس قدر نیک دل تھا کہ اس نے اجازت دیدی جبلہ موقع پاکر رات کو اٹھ بھاگا اور رومیوں سے جا ملا اور بدستور سابق نصرانی ہوگیا دیکھئے اس کو طلبِ صادق اور محبت واقعی دین سے نہ تھی کہ ذرا سی ذلت کے خوف سے دین چھوڑ دیا جس کا نتیجہ ابدالآباد کی ذلت ہے۔ (امثال عبرت)

جہاد میں ریشمی لباس پر حضرت عمرؓ کی سختی

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب پہلی مرتبہ بیت المقدس تشریف لے جارہے تھے تو قرب وجوار کی فوجوں کے سپہ سالاروں کو حکم دیا کہ اپنی فوجوں پر اپنا قائم مقام کسی کو بناکر مجھ سے مقام جابیہ میں آکر ملیں یہ سب امراء جابیہ پہنچے سب سے اول یزید بن ابی سفیان سے پھر حضرت ابوعبیدہؓ سے پھر حضرت خالدؓ سے ملاقات ہوئی یہ حضرات کچھ ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے حضرت عمرؓ یہ دیکھ

کر سواری سے اترے اور پتھر اٹھا اٹھا کر ان حضرات کو مارنا شروع کر دیا اور فرمایا کس قدر جلد تم اپنے خیالات سے ہٹ گئے کہ اس ہیئت میں مجھ سے ملنے آئے ہو ابھی دو ہی برس سے تم کو پیٹ بھر کر ملنے لگی ہے جس پر یہ حالت ہوگئی ہے۔ اگر دو برس کی امارت کے بعد بھی تم اس ہیئت کو اختیار کرتے تو میں تمہاری جگہ دوسروں کو امیر بناتا انہوں نے معذرت کی اور عرض کیا کہ ہم نے ہتھیار لگائے ہوئے یہ کپڑا اوپر پہن لیا تھا۔

ایک مرتبہ آپ بہت سے صحابہؓ کے ساتھ جا رہے تھے اتفاقاً پشت کی طرف جو آپؓ نے نظر کی جس جس پر پڑ گئی گھٹنوں کے بل گر گئے۔

ہر کہ ترسید از حق و تقوی گزید۔
ترسد از وے جن و انس و ہر کہ دید۔

یعنی جو خدا سے ڈرے گا اس سے سب ڈریں گے اور اگر کسی کے رعب میں کمی ہے تو تقوی کی کمی کی وجہ سے ورنہ ضرور ہیبت ہوتی ہے ہاں وحشت اور نفرت نہیں۔

چوتھا واقعہ

ایک مرتبہ آپ کو کوئی تکلیف لاحق تھی بعض لوگوں نے کہا اس مرض کے دفعیہ کے لئے شہد اچھی چیز ہے اس وقت بیت المال میں شہد کا ایک کپا موجود تھا آپ نے لوگوں سے کہا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں اس میں سے کچھ شہد لے لوں؟ اگر تم اجازت دو گے تو لوں گا ورنہ تمہاری بغیر اجازت کے وہ مجھ پر حرام ہے چنانچہ لوگوں نے آپ کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے آپ کو اجازت دے دی۔ (تاریخ الخلفاء)

پانچواں واقعہ

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے ایک دوست نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسب معمول گشت فرما رہے تھے کہ انہوں نے سنا کہ ایک عورت یہ اشعار پڑھ رہی ہے۔

وہ اشعار سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت سے دریافت کیا کہ تجھے کیا ہوا تو یہ اشعار کیوں پڑھ رہی ہے اس نے کہا کہ میرا شوہر کئی ماہ سے جنگ پر گیا ہوا ہے اس کے اشتیاق ملاقات میں یہ اشعار پڑھ رہی ہوں۔ آپؓ نے اس سے کہا کہ تو نے اپنے نفس کو بدی کی طرف مائل تو نہیں کیا ہے؟ اس نے جواب دیا معاذ اللہ (خدا کی پناہ) یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپؓ نے اس سے فرمایا کہ تو اپنے نفس پر قادر رہ میں صبح ہی تیرے شوہر کو بلاتا ہوں۔ چنانچہ صبح ہی کو اس کی طلبی کے لئے قاصد روانہ کر دیا اور اس کے بعد اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ مجھے ایک مشکل درپیش ہے تم اس کو حل کر دو اور وہ مشکل یہ ہے کہ بتاؤ عورت کتنے عرصے تک شوہر کی ضرورت محسوس نہیں کرتی؟ یہ سن کر حضرت حفصہؓ نے شرم سے اپنا سر نیچے کر لیا اور خاموش رہیں اس پر آپؓ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ حق بات میں شرم نہیں کرتا۔ تب بجائے زبان سے کہنے کے حضرت حفصہؓ نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ تین یا زیادہ سے زیادہ چار ماہ واپس آ کر آپ نے حکم جاری فرما دیا کہ چار مہینے سے زیادہ کسی مجاہد کو میدان جنگ میں نہ روکا جائے۔

چھٹا واقعہ

حضرت عمرؓ کو کسی نے بزمانہ خلافت دیکھا کہ مشک لدی ہوئی ہے اور لوگوں کے یہاں پانی بھرتے پھرتے ہیں کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ یہ کیا کر رہے ہیں فرمایا کہ کسی بادشاہ کا سفیر آیا اس نے کہا تھا کہ آپ کے عدل کی بہت شہرت ہو رہی ہے میرا نفس سن کر خوش ہوا میں اس کو ذلیل کر کے اس کی اصلاح کر رہا ہوں (وعظ ایضاً امثال عبرت)

ساتواں واقعہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعبؓ کے درمیان کسی معاملے میں اختلاف ہو گیا حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اس امر کے تصفیہ کے لئے ایک تیسرے شخص کو متعین کر لیا جائے۔ چنانچہ دونوں حضرات نے زید بن ثابتؓ کو اپنا ثالث مقرر کیا اور ان کے پاس آئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم نے تمہیں اپنا ثالث مقرر کیا ہے تم ہمارے درمیان فیصلہ کرو۔ حضرت زید بن ثابتؓ تو قضاء اپنے گھر ہی میں انجام دیا کرتے تھے۔ جب دونوں حضرات وہاں پہنچے تو حضرت زیدؓ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے آگے کی نشست چھوڑ دی اور عرض کیا کہ امیر المومنین یہاں تشریف رکھیں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ پہلی زیادتی ہے جو تم نے اپنے فیصلے میں کی میں اپنے مقابل کے ساتھ ہی بیٹھتا ہوں۔ پھر دونوں حضرت زید بن ثابتؓ کے سامنے بیٹھ گئے حضرت ابیؓ نے اپنا دعویٰ دائر کیا لیکن حضرت عمرؓ نے انکار فرمایا۔ زیدؓ نے حضرت ابیؓ سے کہا کہ امیر المومنین کو قسم سے معاف رکھو میں حضرت عمرؓ کے علاوہ کسی اور کے لئے ایسا مطالبہ نہ کرتا لیکن حضرت عمرؓ نے خود ہی قسم کھائی۔ پھر قسم کھا کر فرمایا کہ زیدؓ کو قضاء کا اختیار اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ عمرؓ اور ایک عام شخص اس کی نظر میں برابر نہ ہوں۔

آٹھواں واقعہ

عہد فاروقی میں ایک واقعہ اس طرح پیش آیا کہ ایک یہودی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ جب حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو انہوں نے یہودی کو اس کا نام لے کر پکارا۔ لیکن حضرت علیؓ کو ان کی کنیت سے مخاطب کرتے ہوئے ''ابو الحسن'' کہا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو غصہ آگیا۔ یہ دیکھ کر عمر فاروقؓ نے فرمایا، کیا آپؓ کو یہ بات ناگوار گزری کہ ایک یہودی کے ساتھ آپ کھڑے ہوں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ نہیں یہ بات نہیں ہے۔۔ مجھے تو اس بات پر غصہ آیا کہ آپ نے میرے اور اس یہودی کے درمیان مساوات نہیں فرمائی۔ بلکہ مجھے آپ نے اس یہودی کے نام پر فوقیت دی کہ مجھے تو کنیت سے پکارا اور اس یہودی کا نام لیا۔

نواں واقعہ

دو شخصوں کے درمیان جھگڑا ہوا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں قضیہ پہنچا حضورؐ نے ایک شخص کے حق میں فیصلہ دیدیا جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اس نے درخواست کی کہ اس قضیہ کو حضرت عمرؓ کے سپرد فرما دیں حضورؐ نے قبول فرمایا۔ حضرت عمرؓ کے یہاں قضیہ پہنچا اور پورا واقعہ معلوم ہوا۔ حضرت عمرؓ مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار نکال کر اس شخص کو قتل کر دیا جو ان کے پاس مرافعہ لے کر گیا تھا اور فرمایا کہ جو شخص حضورؐ کے فیصلے کو قبول نہ کرے اس کا میرے یہاں یہی فیصلہ ہے۔

لیکن آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں کیساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے آج حضورؐ کے کتنے ارشادات کے خلاف طبع آزمائی ہو رہی ہے حضورؐ کی کتنی سنتوں کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ حضورؐ کے زور دار احکام کی کس بے دردی سے مخالفت کی جا رہی ہے۔ ایک درد ہو تو کوئی گنوادے۔

تکمیلِ دین اور اختتامِ نبوت

از : مولانا رعایت اللہ فاروقی

ایک تو ہوتی ہے کسی شخص کی پیدائش اور اس کا زندگی کے مختلف مراحل سے گزرنا۔ اور ایک ہے پوری انسانیت کی پیدائش اور اس کا ان تمام مراحل کو طے کرنا۔ ہم اپنی عام زندگی میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ ایک بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کی خوراک انتہائی ہلکی پھلکی ہوا کرتی ہے۔ جو اسے دودھ کی شکل میں اپنی والدہ کی چھاتیوں سے ملتی ہے اور پھر اسی طرح سے اس کا لباس ایک مختصر ترین لباس ہوتا ہے۔ جو تقریباً آدھے گز میں سل جاتا ہے۔ اور خوراک و لباس کے ساتھ ساتھ اس کی پرورش اور تربیت کے دیگر جتنے بھی ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں۔ وہ نزاکت اور ہلکے پن کے اعتبار سے گویا کہ روئی کے گالے ہوتے ہیں۔ اور پھر جوں جوں یہ معصوم بچہ اپنی زندگی کے دن مزید بڑھاتا جاتا ہے توں توں نہ صرف یہ کہ اس کی جسامت میں بڑھوتری اور سختی آتی چلی جاتی ہے بلکہ اس کی ضروریات اور استعمال میں آنے والی اشیاء بھی اپنی جسامت اور وزن کے اعتبار سے بڑی اور ثقیل ہوتی چلی جاتی ہے۔ کیونکہ پیدائش کے وقت جسمانی اعتبار سے وہ بالکل ایک نوزائیدہ بچہ تھا۔ اس کا جسم چونکہ بالشت بھر تھا۔ اس لیے اس کے جسم کے لئے بنایا جانے والا لباس بھی انتہائی مختصر تھا۔ اور چونکہ اس کا معدہ کسی قسم کی بھی بھاری خوراک سے قطعی نا آشنا تھا۔ اس لئے اسے ملنے والی خوراک بھی ہلکی پھلکی تھی مگر زندگی کی منزلیں کو طے کرتا ہوا یہ بچہ ہلکے پن سے جتنا قریب اور نزاکت سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اتنا ہی اس کے استعمال میں آنے والی اشیاء خصوصیت لباس و طعام کے نزاکت و ہلکے پن سے دور اور ثقل سے قریب تر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور جوں جوں درجہ بدرجہ اس کی جسامت بڑھتی ہے اس کی ہر چیز ساتھ ہی ساتھ بڑھتی جاتی ہے اسی طرح تعلیمی میدان میں بھی یہ بچہ چونکہ ابتداً ایک غیر پختہ اور محدود ذہنی صلاحیت کا مالک ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی تعلیم اولاً صرف الفاظ اور حروف کے شناخت سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی الف، ب، ت، سے اسے متعارف کرایا جاتا ہے۔ اور جب یہ مرحلہ مکمل ہو جاتا ہے تو اس کے بعد اسے الف سے انار اور ب سے بکری اور ت سے تتلی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ تعلیم مشکل سے مشکل مراحل میں داخل ہوتی چلی جاتی ہے۔

بالکل یہی حالت پوری انسانیت کی بھی ہے۔ ایک تو تھی انسانیت کی پیدائش جو تخلیق آدم علیہ السلام کے ساتھ ہوئی اور ایک ہے اس کی عمر کے وہ مختلف ادوار جس سے گزر کر حضرت انسان آج ۱۴۱۱ھ تک پہنچا۔ اب چونکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے وقت انسانیت اپنی اس حالت میں تھی جس میں پیدائش کے بعد ایک عام بچہ ہوتا ہے۔ اس لئے نظام اور شریعت کی شکل میں انسانیت کا جو لباس تھا وہ بالکل ہی مختصر تھا۔ یک بارگی ہی انسانیت پر اس وقت پوری شریعت نہیں ڈالی گئی۔ بلکہ وعلم آدم الاسماء کلھا الایۃ کے مطابق اس وقت فقط اشیاء کے ناموں اور ان کی خاصیتوں کے متعلق انسان کو بتلایا گیا اور پھر انسان تخلیق آدم علیہ السلام کے دور سے جتنا جتنا دور ہوتا چلا گیا اتنی ہی شریعت اور علوم الٰہی کے درجات میں اضافہ ہوتا چلا گیا کیونکہ انسانیت کا قد بڑھتا جا رہا تھا لہٰذا ظاہر کی بات ہے کہ قد کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ لباس جو شریعتوں اور نظاموں کی صورت میں انسانیت کے لیے تھا وہ بھی بڑا ہوتا گیا۔ اور چونکہ انسانیت ناپختہ تھی اس لئے علاقائی اور قومی مصلح پیغمبر انسانیت کو اس کا لباس یعنی شریعت تفویض کرنے والے آتے رہے لیکن جب انسانیت اپنی اس عمر کو پہنچ گئی جہاں تک پہنچ کر بچہ جوان کہلاتا ہے۔ اور اس کے لباس کا وہ اضافہ رک جاتا ہے۔ اور پھر ایک ہی سائز اور ناپ کا لباس اس کے استعمال میں سجنے لگتا ہے۔ تو پھر انسانیت کا یہ لباس یعنی شریعت بھی تمام ہوگئی۔ اور اس سے آگے مزید بڑھنا اس نے بند کر دیا۔ اور چونکہ حد سے زیادہ طویل اور حد سے زیادہ چوڑا لباس معیوب ہوتا ہے۔ اس لئے انسانیت کا قد جب اپنے آخری مرحلے اور اپنی آخری حد تک پہنچ گیا۔ جہاں سے آگے اب اس نے بڑھنے کے سلسلے کو بند کر دیا تو ظاہر سی بات ہے کہ اب وہ لباس جو شریعت کی شکل میں انسانیت کے لئے بنتا رہا ہے۔ وہ بھی ایک حد پر رک گیا۔ اور اس لباس کو طویل اور حد سے زیادہ چوڑا کرنے کے عمل کو بدعت قرار دیا گیا۔ چونکہ انسانیت پختگی کی عمر تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پہنچ گئی تھی۔ اس لئے اب پوری کی پوری انسانیت کے لئے ایک نبیؐ اور رسول کو بھیجا گیا۔ جس نے آکر انسانیت کے اس لباس کو اپنی حد کمال تک پہنچا دیا۔ اور قرآن نے اعلان کر دیا کہ الیوم اکملت لکم دینکم الایۃ یعنی ہم نے آج تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ جس کو میں اپنے الفاظ میں یوں کہوں گا کہ ہم نے آج کے دن انسانیت کے لباس یعنی شریعت کو حد کمال تک پہنچا دیا۔ اب قیامت تک لباس کا یہی سائز چلتا رہے گا۔ چونکہ قیامت تک اب اس سائز میں مزید ردوبدل کا سلسلہ ختم ہو گیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جس نبی اور پیغمبر کو اس لباس کی تکمیل کے لئے بھیجا اسے خاتم النبیین بنا کر بھیجا اور چونکہ وہ ان تمام علوم کے ساتھ آ رہے تھے۔ جو ان سے قبل دیگر انبیاء کے پاس تھے۔ تو گویا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نو سو ننانوے کم و بیش انبیاء کے پاس جو علوم اور شرائع تھیں۔ وہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تنہا تھی اس لئے وہ سید الانبیاء بھی ٹھہرے۔ اور میرے الفاظ اور اصطلاح کے مطابق انہوں نے انسانیت کے لئے لباس کے جس سائز کو مکمل کیا تھا۔ اس میں وہ تمام سائز آ جاتے ہیں جو ان سے پہلے دیگر انبیاء نے پیش کئے تھے۔ اس لئے دیگر تمام انبیاء پر آپ کو فوقیت حاصل تھی۔ اب جب لباس تکمیل

تک پہنچ گیا تو ظاہری بات ہے کہ پھر کسی رسول اور پیغمبر کی ضرورت باقی نہ رہی۔ اس لئے حضورؐ کو آخری رسول بنا کر بھیجا گیا۔ اب اگر کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو سوال یہ پیدا ہوگا کہ بالفرض اگر یہ نبی سچا ہے تو پھر اس کی آمد کی غرض کیا ہے۔ انبیاءؑ تو جس غرض کے لئے آتے تھے وہ تو پوری ہو چکی لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ویسے تو بہت سے لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے ہیں۔ مگر قادیان کا مرزا قادیانی ان میں ایک منفرد مقام کا مالک ہے۔ ویسے تو مرزا کے اقوال کے تضادات ہی ایک ذی شعور شخص کے لئے کافی ہیں۔ کیونکہ اس کے جھوٹا ہونے کے لئے اس کے وہ تضادات ہی بہت بڑے ثبوت ہیں۔ مگر ہم ایک اور زاویہ سے جائزہ لے کر یہ بات آپ کے سامنے واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔ کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری رسول اور پیغمبر ہیں۔ اور ان کے بعد کسی نبی کا بحیثیت نبی کے آنا ایسا ہی محال ہے۔ جیسا کہ سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزرنا یہ بات مد نظر رہنی چاہیے کہ ختم نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ یہی وہ اعزاز ہے جو آپ کو دیگر انبیاء سے نہ صرف یہ کہ ممتاز کرتا ہے۔ بلکہ آپ کے بعد نبوت کے سلسلے کے اختتام کا اعلان بھی ہے۔ اب ظاہری بات ہے کہ اگر آپ کے بعد کسی نبی کے آنے کا عقیدہ رکھا جائے تو پھر یہ ختم نبوت آپ کے لئے اعزاز کیونکر ہو سکتا ہے؟ دوسری بات یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی نبی کے آنے کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر سوال پیدا ہوگا کہ کیا وہ نبی وہی علوم اور وہی شریعت لے کر آیا جو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔ یا ان علوم اور اس شریعت کے علاوہ کوئی دوسرے علوم و شریعت؟ اگر جواب یہ دیا جائے کہ وہی علوم و شریعت لے کر آیا ہے جو حضورؐ لے کر آئے تو پھر اعتراض ہوگا کہ یہ تو تحصیل حاصل ہو گیا جو کہ عبث ہے۔ یعنی ایک چیز جب ایک مرتبہ آ چکی ہے اور موجود ہے۔ تو پھر ان ہی علوم و شریعت کو ایک دوسرے نبی کے ذریعے دوبارہ بھیجنا ایک ناقابل فہم امر ہے۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ نئی شریعت اور نئے علوم دے کر اس نبی کو بھیجا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ قرآن ایک ناقص کتاب ہوئی اور نہ صرف یہ کہ ناقص کتاب ہوئی بلکہ قرآن کو یہ کہنا کہ وہ "تبیاناً لکل شیئ" ہے۔ یہ جھوٹ ہے (معاذ اللہ)

اور یہ بھی کہ اسلام ایک ناقص مذہب ہے اور آج ہم جس شریعت کے پیروکار ہیں۔ یہ نامکمل ہے۔ اور یہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غایت درجہ توہین ہے۔

اور پھر یہ بھی کہ اگر وہ شخص واقعی نبی ہے پھر اس کو نبی نہ ماننے والا کافر ہوگا۔ کیونکہ ایک نبی پر ایمان نہ لانا کفر ہے۔ اور اس نبی کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنا بھی کفر ہو جائے گا۔ (معاذ اللہ) یا بالفاظ دیگر آج دنیا میں جتنے بھی مسلمان موجود ہیں۔ ان کو ان کا ایمان کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا اور یہ سب جہنم میں جائیں گے۔ حالانکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ہم جس مذہب اور شریعت کو ماننے والے ہیں۔ یہ ہمارے لئے جہنم سے آڑ ہے۔ اور اللہ رب العزت کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ کہنا اور سوچنا کہ یہ شریعت اور مذہب اپنے پیروکاروں کو جہنم جانے سے نہیں بچا سکتا۔ نہ صرف یہ کہ بجائے خود ایک بہت بڑا کفر ہے۔ بلکہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی شریعت کی توہین ہے۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ اور عشق رسولؐ

از: مولانا سید منظور احمد شاہ آسی، مانسہرہ

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ایک سچے عاشق رسول تھے۔ جب آپؐ کا اسم گرامی سنتے تو فرط عقیدت سے نگاہیں جھک جاتیں۔ آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو جاتیں۔ محبت سے تڑپ اٹھتے۔ یہی وجہ تھی کہ تمام زندگی ختم نبوت کے مشن میں لگے رہے۔ اور مرزائیت کا تعاقب جاری رہا۔ جب برصغیر میں تقسیم سے پہلے ہندوؤں سکھوں عیسائیوں نے تحریک شاتم رسول شروع کی تو اس کے مقابلے کے لئے امیر شریعتؒ کمربستہ ہوگئے۔ اور اپنی شعلہ مقالی سے پاک و ہند کے طول و عرض میں آگ لگا دی۔ چنانچہ مشہور سرفروش اور شمع رسالت کے پروانے غازی علم دین شہید نے امیر شریعت کی تقریر سن کر ہی راجپال کو جہنم رسید کیا تھا۔ شاہ جی نے اپنے خطاب میں کہا تھا کہ یا تو توہین کرنے والی زبان نہ رہے یا توہین رسول سننے والے کان نہ رہیں۔ جب غازی علم دین نے راجپال کو قتل کیا تو شاہ جیؒ کی خواہش ہو کہ غازی علم دین عدالت میں بیان دے کہ میں نے راجپال کو قتل کیا ہے۔ تاکہ انگریز کو پتہ چل جائے کہ مسلمان ہر بات برداشت کر سکتا ہے۔ لیکن اپنے آقا کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ جبکہ بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح کی خواہش تھی کہ غازی صاحب کہہ دیں کہ میں نے قتل نہیں کیا۔ لیکن غازی صاحب نے اعتراف کر لیا۔

جب ہندوؤں نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت تحریک شاتم رسول شروع کی تو امیر شریعتؒ نے برصغیر کے طول و عرض کے دورے کئے۔ بدنام زمانہ راجپال کو گرفتار کر لیا گیا۔ سیشن کورٹ میں اس کے خلاف مقدمہ چلا جو کہ ماتحت عدالت کی طرف سے دی ہوئی سزا کے خلاف اپیل تھی۔ جس میں تین سال قید اور جرمانہ کی سزا دی گئی۔ سیشن کورٹ نے سزا تو بحال رکھی لیکن جرمانہ معاف کر دیا۔ جب ہندوؤں نے ہائی کورٹ میں اپیل کی تو عیسائی جج کنور دلیپ سنگھ نے راجپال کو بری کر دیا۔ بلکہ اس وقت لاہور کے ایک انگریزی روزنامے نے ہائی کورٹ کے اس فیصلہ پر تبصرہ لکھا کہ مسلمانوں

سے سراسر ناانصافی ہوئی ہے۔ ہائی کورٹ نے اس انگریزی اخبار کے ایڈیٹر کے خلاف توہین عدالت کا مقدمہ چلایا اور سزا دی۔ جب عوام نے یہ دیکھا تو سراپا احتجاج بن گئے۔ ان کے دل تو پہلے ہی زخمی تھے۔ اب تو نمک پاشی بھی ہو گئی۔ عوام نے اس قدر احتجاج کیا کہ عدالت عالیہ کو اپنا دفاع مشکل نظر آیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ۴، ۵ جولائی ۱۹۲۷ء کی درمیانی رات کو لاہور کے غیور مسلمانوں نے ایک عظیم الشان جلسے کا انتظام کیا۔ جو دہلی دروازے کے باغ میں ہو رہا تھا۔ جس میں سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی، مفتی اعظم مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی، چوہدری افضل حق، خواجہ عبدالرحمان غازی اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری شرکت کر رہے تھے جب حکام بالا کو پتہ چلا تو دفعہ ۱۴۴ لگا دیا۔ امیر شریعت نے جلسہ بہر صورت میں کرنے کا اعلان کیا۔ البتہ باغ کے بجائے احاطہ عبدالرحیم میں منعقد کیا۔ انسانوں کا ایک سمندر تھا۔ جلسہ کی صدارت چوہدری افضل حق مرحوم نے کرنی تھی۔ ڈپٹی کمشنر مسٹر اوگلوی بھی وہاں پہنچ گیا اور جلسہ گاہ کے اندر داخل ہو کر اعلان کیا کہ یہ جلسہ غیر قانونی ہے۔ دفعہ ۱۴۴، کی خلاف ورزی ہے لہٰذا آپ لوگ پانچ منٹ کے اندر اندر یہاں سے چلے جائیں ورنہ مجھے گولی چلانا پڑے گی۔ ڈپٹی کمشنر کے اس اعلان پر خواجہ عبدالرحمان غازی نے انگریزی میں اس سے کہا کہ ہم اس قانون کو پاؤں تلے روندتے ہیں۔ جو قانون ناموس پیغمبر کی حفاظت کی ضمانت نہ دے سکے۔ تم جو چاہو کرو ہم جلسہ ضرور کریں گے۔

اس کے بعد امیر شریعت نے جو تاریخی تقریر کی اس میں نہایت دردو دل سوز گداز سے فرمایا آج ہم سب فخر رسل ہادی سبل کی ناموس کو برقرار رکھنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ بنی نوع انسان کو عزت بخشنے والے کی عزت خطرے میں ہے۔ آج اس جلیل القدر ہستی کا ناموس خطرے میں ہے۔ جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے۔ آج مفتی کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید کے دروازے پر ام المومنین عائشہ صدیقہؓ اور ام المومنین خدیجہ الکبریٰ آئیں اور فرمایا کہ ہم تمہاری مائیں ہیں کیا تمہیں

باقی صفحہ ۲۶ پر

تعارف

اشتیاق احمد

قسط نمبر ۱

کچھ بچے ایک جگہ جمع تھے۔ ایک بچے سے دوسرے بچوں نے کہا:

"جاؤ گھر سے مٹھائی لاؤ۔"

وہ گھر آیا...... اور کسی سے پوچھے بغیر ایک برتن میں سفید بورا یعنی پسی ہوئی چینی اپنی جیبوں میں بھر کر لے گیا۔ راستے میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی۔ بس پھر کیا تھا، دم گھٹ گیا، بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ سفید بورا سمجھ کر اس نے جو چیز جیب میں بھر لی تھی، وہ دراصل پسا ہوا نمک تھا۔

O

اسی بچے نے ایک دن اپنی ماں سے روٹی کے ساتھ کچھ مانگا۔ ماں نے کہا:

"گڑ لے لو۔"

"میں گڑ نہیں لوں گا۔" اس نے کہا۔

"چینی لے لو۔" ماں بولی۔

"میں چینی بھی نہیں لوں گا۔"

"اچار لے لو۔" ماں نے کہا۔

"نہیں، میں اچار بھی نہیں لوں گا۔"

والدہ کو غصہ آ گیا۔ اس نے چلا کر کہا:

"تو پھر جاؤ، راکھ سے کھا لو۔"

اس بچے نے روٹی پر راکھ رکھی اور بیٹھ کر راکھ سے روٹی کھانے لگا۔

O

یہی بچہ ایک مرتبہ اپنی ماں کے ساتھ کسی گاؤں میں گیا۔ جس گھر میں جا کر ٹھہرے، بچہ اس گھر کی چھت پر چڑھ گیا اور چڑیاں پکڑنے لگا...... اس طرح جو چڑیاں ہاتھ لگیں، ان کو چاقوں سے ذبح کر ڈالا پھر تو چڑیاں پکڑنا اور ان کو چاقو سے ذبح کرنا روز کا کام بن گیا۔ ایک دن چڑیاں ذبح کرنے کے لیے چاقو نہ ملا تو سرکنڈے سے بے چاری چڑیوں کو ذبح کرنا شروع کر دیا...... بے چاری چڑیوں کو سرکنڈے سے ذبح ہوتے ہوئے کتنی تکلیف ہوئی ہو گی۔

O

اسی بچے کے گھر والوں کو مرغی کا چوزہ ذبح کرنے کی بھی ضرورت پیش آئی...... اس وقت کوئی اور اس کام کو کرنے والا نہیں تھا۔ اس لیے اس بچے سے کہا گیا۔ اس نے چھری لی اور چوزے کو ذبح کرنے لگا۔ لیکن چھری چوزے کی گردن پر پھیرنے کی بجائے اپنی انگلی پر پھیر لی۔ اس طرح انگلی کٹ گئی اور بہت سا خون بہہ گیا۔ چوزہ کسی اور نے ذبح کیا۔

O

کیا آپ جانتے ہیں...... یہ بچہ کون تھا...... شاید جانتے ہوں گے یا شاید نہیں جانتے ہوں گے...... چلیے ہم آپ کا امتحان لے لیتے ہیں۔ آپ ہمیں ایک ایک خط لکھیے اور اس میں تحریر کیجیے کہ اس بچے کا نام کیا تھا......ذرا دیکھیں تو سہی...... آپ کی معلومات کس حد تک ہیں، آپ کتنے پانی میں ہیں...... آئندہ ہفتے ہم نہ صرف اس بچے کا نام آپ کو بتائیں گے بلکہ اس کے کچھ اور لطیفے بھی سنائیں گے، آپ ان لطائف کو سن کر ضرور لطف اندوز ہوں گے اور پھر یہ سلسلہ جاری رہیگا۔ لطیفوں کے ساتھ ساتھ ہم اس کے پاگل پن کی کہانی بھی آپ کو سنائیں گے۔ اس کی جھوٹی کہانیاں بھی آپ کو سنائیں گے۔ ہمارا مطلب ہے...... اپنے بارے میں جو اس نے جھوٹی کہانیاں لوگوں کو سنائیں...... ان کی بھی تفصیل جب آپ پڑھیں گے تو حیرت میں ڈوب ڈوب جائیں گے۔

مطلب یہ کہ آئندہ آپ ہر ہفتے ایک صفحہ اپنے لیے مخصوص پائیں گے...... کیسی رہی، لیکن نہیں...... ایک بات تو رہ ہی گئی......

اور وہ یہ کہ یہ صفحہ آپ کے لیے بچوں کے مصنف اشتیاق احمد لکھا کریں گے......

(تعارف جاری ہے)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

کے نئے مرکزی عہدیداران واراکین مجلس شوریٰ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کی مجلس عمومی نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک بمقام صادق آباد میں آئندہ سال کے لئے حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کو امیر مرکزیہ اور حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہ کو نائب امیر اول بالاتفاق منتخب کیا بعد میں دستور کی دفعہ ۹، ۱۰ کے تحت حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے باقی ماندہ عہدیداران واراکین مرکزی شوریٰ کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کو نامزد کیا۔

چنانچہ اب آئندہ تین سال کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی عہدیداران واراکین مرکزی مجلس شوریٰ یہ حضرات ہوں گے۔

۱۔ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم	امیر مرکزیہ	۲۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہٗ	نائب امیر مرکزیہ اول
۳۔ حضرت اقدس مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب مدظلہٗ	نائب امیر دوم	۴۔ حضرت اقدس مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب مدظلہٗ	ناظم اعلیٰ
۵۔ حضرت اقدس مولانا بشیر احمد صاحب مدظلہٗ	ناظم تبلیغ	۶۔ حضرت اقدس صاحبزادہ طارق محمود صاحب مدظلہٗ	ناظم نشر واشاعت
۷۔ حضرت اقدس مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مدظلہٗ	ناظم	۸۔ حضرت اقدس مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہٗ	خازن

مندرجہ بالا حضرات بلحاظ عہدہ مرکزی مجلس شوریٰ کے ممبر بھی ہوں گے ان کے علاوہ مزید اراکین شوریٰ یہ ہیں۔

۹۔ حضرت اقدس مولانا خلیل احمد صاحب	ابوظہبی	۱۰۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف متالا صاحب	برطانیہ
۱۱۔ حضرت اقدس مولانا سید انور حسین نفیس شاہ صاحب	لاہور	۱۲۔ حضرت اقدس مولانا محمد ہارون صاحب	سپین
۱۳۔ حضرت اقدس جناب سعید خان صاحب	ری یونین	۱۴۔ حضرت اقدس راجہ حبیب الرحمٰن صاحب	سپین
۱۵۔ حضرت مولانا محمد بنوری صاحب	کراچی	۱۶۔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب	کراچی
۱۷۔ حضرت مولانا منیر الدین صاحب	کوئٹہ	۱۸۔ حضرت مولانا انوار الحق حقانی صاحب	کوئٹہ
۱۹۔ حضرت مولانا عبد الواحد صاحب	"	۲۰۔ حضرت مولانا علامہ خالد میاں حجازی صاحب	ٹنڈو آدم
۲۱۔ حضرت الحاج عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب	کراچی	۲۲۔ محترم الحاج فضل حسین صاحب	کراچی
۲۳۔ حضرت حکیم قاری محمد یونس صاحب	راولپنڈی	۲۴۔ حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب	راولپنڈی
۲۵۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب	اسلام آباد	۲۶۔ حضرت مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد صاحب	گوجرانوالہ
۲۷۔ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری صاحب	فیصل آباد	۲۸۔ محترم الحاج عبدالستار ملک صاحب	لاہور
۲۹۔ محترم الحاج فرزند علی صاحب	سکھر	۳۰۔ محترم الحاج قاضی فیض احمد صاحب	ٹوبہ ٹیک سنگھ
۳۱۔ حضرت مولانا قاری نور الحق نور صاحب	پشاور	۳۲۔ محترم الحاج سیف الرحمٰن صاحب	بہاولپور
۳۳۔ حضرت مولانا فیض اللہ صاحب	میرپور خاص	۳۴۔ محترم صوفی ریاض الحسن گنگوہی صاحب	ڈیرہ اسمٰعیل خان
۳۵۔ حضرت اقدس مولانا فیض احمد صاحب	ملتان	۳۶۔ حضرت الحاج اشتیاق احمد صاحب	جھنگ
۳۷۔ حضرت قاضی عبدالمالک صاحب	سرگودھا	۳۸۔ حضرت مولانا قاضی عبدالرحمٰن صاحب	رحیم یار خان

تصویر کی شرعی حیثیت اور ہماری کوتاہیاں

از: مولانا احسان اللہ شائق۔ کراچی

تصویر کی ابتدا کچھ یوں ہے کہ شیطان جو انسان کا ازلی دشمن ہے جس کی دشمنی کی ابتدا تخلیق انسانی کے روز سے ہوئی اس نے قسم کھا رکھی تھی کہ میں انسان سے بدلہ ضرور لوں گا کیونکہ انسان خداوند کریم کی اطاعت کرکے مقرب بارگاہ بنا اور داخل جنت ہوا اور شیطان سرکشی کی وجہ سے راندہ درگاہ ہوا۔

شیطان کو یہ بات سخت ناپسند ہے کہ انسان توحید پر قائم رہے اور صراط مستقیم پر چلے اللہ ہی کو نفع و نقصان کا مالک روزی رساں قاضی الحاجات کہے اور شافی الامراض سمجھے حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کو معیار صداقت و عداوت بنائے اس لئے کہ اسکو اس بات کا یقین ہے کہ جب تک انسان توحید خالص پر قائم رہے گا وہ قابو میں نہیں آسکے گا

انسان کو توحید کے اجالے سے نکال کر ضلالت کے اندھیروں میں دھکیل دینے کے لئے وحدت کی روشنی سے نکال کر شرک و قبر پرستی کی دلدل میں پھنسانے کے لئے اس دشمن نے نکال کر فتنہ و فساد کی زنجیروں میں جکڑنے کے لئے ایک خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت سے نکال کر مختلف دیوتاؤں، اوتاروں کے درباروں میں پھرانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کو بت پرستی اور شرک میں مبتلا کیا جائے۔

چنانچہ انسان کو بت پرستی میں مبتلا کرنے کے لئے اس نے تصویر کو بطور آلہ و ذریعہ کے استعمال کیا کیونکہ تصویر بت اور مورتی کی ابتدائی شکل ہے اسی طریقے کو اختیار کیا کہ اولاد آدم کی کئی نسلوں کے گزر جانے کے بعد وہ لوگوں کے پاس پہنچا اور ان سے سوال کیا کہ فلاں فلاں بزرگ جو تم میں گزرے وہ کیسے تھے؟ لوگوں نے اپنے اعتقاد کے مطابق جواب دیا بہت برگزیدہ تھے پھر سوال کیا کہ ان کے فراق کا تمہارے اوپر کیا اثر ہوا لوگوں نے کہا کہ بہت زیادہ شیطان نے پھر کہا کہ تم نہیں چاہتے کہ روزانہ ان کی زیارت کر لیا کرو لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ لیکن اس کی کیا صورت ہے؟ شیطان نے کہا کہ تم ان کی تصویر بنا کر اپنے گھروں میں اور مقدس جگہوں پر رکھو اور روزانہ ان کو تعظیم کی نیت سے دیکھو۔

چنانچہ لوگوں کو شیطان کا یہ سبق پسند آیا سب نے خوشی اس کو قبول کیا پھر جب وہ نسل ختم ہو گئی تو دوسری نسل کو سمجھایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے باپ دادا ان تصویروں کا بہت زیادہ احترام کیا کرتے تھے لہذا تم ان کے سامنے جھکا کرو اس طرح بہکاتے بہکاتے لوگوں کو بت پرستی میں مبتلا کر دیا (قصص الانبیاء)

پھر اس بت پرستی کو مٹا کر لوگوں کو درس توحید دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا انہوں نے اپنے اپنے زمانے میں کفر و شرک کو مٹایا بت پرستی سے روکا دین فطرت پر قائم رہنے کا حکم فرمایا۔

چونکہ شرک کی ابتدا تصویر سے ہوئی تھی اس لئے آپ نے تصویر کی خوب مذمت بیان فرمائی اور اس سے بچنے کا تاکیدی حکم فرمایا اس پر سخت ترین وعید بیان فرمائی

چنانچہ ارشاد ہے

قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب اللہ کے پاس فوٹو گرافروں کو ہوگا (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم، بخاری)

چونکہ تصویر اپنی نوعیت کا سنگین جرم ہے اس لئے اس کا عذاب بھی سخت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسیہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو تخلیق میں میری مشابہت اختیار کرے وہ ذرا ایک ذرہ چیونٹی تو پیدا کرے یا ایک دانہ یا ایک جو تو پیدا کرکے دکھلائیں

یعنی اللہ تعالیٰ نے تصویر کشی کو اپنی خلاقی اور کار تخلیق میں دخل دینے کے مترادف قرار دیا تصویر کھینچنا ایسا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ صفت تخلیق میں مشابہت اختیار کرنا۔

جس کا جرم عظیم ہونا ظاہر ہے۔

اور ارشاد فرمایا کہ

جس گھر میں کتے اور تصویریں ہوں اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے (مشکوٰۃ)

معلوم ہوا کہ جہاں تصویریں ہوں چاہے دکان ہو مکان ہو دفتر ہو یا کوئی اور جگہ ہو اور تصویریں خواہ کسی کی ہو کسی بزرگ کی ہو یا کسی فاسق و فاجر کی وہاں رحمت کے فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا جب رحمت کے فرشتوں کا نزول نہیں ہوگا تو رحمت کا نزول نہیں ہوگا جب رحمت کا نزول نہیں ہوگا تو وہاں پریشانی بیماریاں بے برکتی اور نحوست کا نزول ہوگا اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ہر تصویر کھینچنے والا جہنمی ہے اس کی ہر تصویر میں جان ڈالی جائے گی اس کے ذریعے مصور کو سزا و عذاب دیا جائے گا حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تصویر کھینچنا ہی ہے تو درخت یا کسی ایسی چیز کی کھینچو جو جاندار نہ ہو (مشکوٰۃ بحوالہ بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ جاندار کی تصویر بہت مذموم قابل نفرت اور قابل گرفت ہے البتہ بے روح میں شرعاً گنجائش ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ ایسے مقام سے پرہیز فرماتے تھے جہاں تصویر ہو چنانچہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں نبی کریم گھر میں کوئی تصویر والی چیز نہیں چھوڑتے تھے۔

تو معلوم ہوا کہ سرکار دوجہاں کو تصویر سے بہت ہی سخت نفرت تھی جیسا کہ انہوں نے اپنے قول و عمل سے ظاہر فرمایا۔ اسی وجہ سے فقہاء نے بلا ضرورت تصویر کشی کو حرام قرار دیا اور اس کی طرف دیکھنے اور دکھانے کو گھروں میں اور نمایاں مقامات پر آویزاں کرنے کو ممنوع قرار دیا اور جاندار کی تصویر کشی کو حرام فرمایا۔

غرضیکہ تصویر کی ہر طرح کی اشاعت و فروغ کو ممنوع اور مذموم قرار دیا۔ لیکن افسوس آج ہماری حالت اس کے برعکس ہے ہماری کوئی محفل، شادی و غمی کی تقریب، کوئی دکان و مکان اس لعنت سے خالی نہیں گویا کہ ہم نے تصویر کو زندگی کا ایک حصہ

انیاء۔ اسی پر ہمارا جینا اور مرنا ہے ہم اپنی تقریبات کو اس وقت مکمل سمجھتے ہیں جب تک کہ اس کی تصویر اور ویڈیو نہ بنائی جائے اسی طرح اپنے مکان دکان اور دفاتر کو اس وقت تک مکمل سمجھتے ہیں جب تک کہ ان کے شوکیسوں اور دیواروں میں بڑی بڑی دو چار تصاویر نصب نہیں کر لیتے اسی طرح بچوں کا کھلونا وہ بھی مورتی ہونا چاہئے اسی طرح اپنی چیزوں کے اشتہارات بھی تصویروں کے ساتھ ہونے چاہئیں جب تک کہ اشتہارات میں تصویریں نہ ہوں ہم سمجھتے ہیں کہ یہ چیز چلے گی ہی نہیں جس چیز کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نامبارک اور منحوس فرمایا جس کی موجودگی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول کو روک دیتی ہے جس سے شرک اور بت پرستی کی ابتداء ہوئی آج اس تصویر کو ہم نے گلے کا ہار بنا لیا اسی کی ذلت اور عزت کا معیار سمجھا جانے لگا اس پر طرہ یہ کہ اخبارات و رسائل اور ٹی وی وغیرہ میں تصویر کشی کو سب سے زیادہ قابل ستائش بات کہی جاتی ہے عوام تو عوام خواص و علماء بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے

اخبارات و رسائل کے سرورق پر اگر نمایاں تصویر نہ آئے تو اس کے خلاف احتجاج کیا جاتا ہے پھر ہفت روزوں ماہ ناموں میں عریاں تصویروں کے لئے کوئی جاذبیت نہیں رہ جاتی امت مسلمہ کہاں بھٹک رہی ہے ارشادات نبوی سے کس قدر دور گرداں ہے۔ خدا ہی حفاظت فرمائے۔

میری ان معروضات کا ماحصل یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی پر نظر ثانی کریں ظاہری و باطنی گناہوں کا محاسبہ کریں۔ اللہ کے ساتھ کھلی بغاوتوں سے توبہ کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح پیروی کر کے عنداللہ سرخ روئی حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح فہم نصیب فرمائے اور شریعت پر کامل و مکمل عمل کی توفیق بخشے سرتابی اور سرکشی سے حفاظت فرمائے۔

●●

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر : ۲۴۵۸۰۳

بہ قادیان یا ربوہ نہیں، مرزا طاہر کے نام کھلا خط!

از : ایک سابق قادیانی جرمنی

جناب مرزا طاہر صاحب! آداب

عرض یہ ہے کہ میں ایک قادیانی گھرانے میں پیدا ہوا۔ پلا بڑھا، تعلیم پائی اور چونکہ والدین و رشتہ دار تمام ہی قادیانی تھے اندھی عقیدت کی بنا پر میں بھی قادیانی بنا رہا۔ آپ سے بے پناہ عقیدہ رکھتا تھا اور میرے دل میں اپنے مذہب کے بارے میں بے حد احترام تھا لیکن گذشتہ چند عرصے سے جرمنی کی جماعت میں رونما ہونے والے واقعات کو خاموشی سے دیکھتا رہا اونچ نیچ اور جو پروپیگنڈہ ہوتا رہا وہ سب مجھ تک پہنچتا رہا۔ میں نے دل میں خیال کیا اگر یہی مذہب ہے تو پھر میں اس سے بیزار ہوں کہا کچھ جاتا ہے اور ہوتا کچھ اور ہے۔ قول و عمل میں بے انتہا تضاد۔ پھر آپ کے ڈکٹیٹرانہ اور آمرانہ احکامات تو ایسے کہ خدا تعالیٰ کا آرڈر دکھائی دیتا ہے میں اس وقت سارے قصے کہانیاں جن کو اس وقت دہرانا نہیں چاہتا بلکہ مختصر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عملاً میں نے آپ کے مذہب کو چھوڑ دیا ہے لیکن چونکہ میں جانتا ہوں کہ اگر میں برسر عام اپنے آپ کو ظاہر کر دیا تو جو کاروائی میرے ساتھ ہوگی اس سے واقف ہوں۔ چونکہ میں بہت کمزور ہوں اس لیے کسی مصلحت کے تحت ظاہر نام نہیں کر سکتا مجھے اس وقت بہت ہی دکھ ہوا جب آپ نے ۳۰ اگست کو جرمنی کے خطبہ میں لوگوں کو دھمکیاں دیں۔ میں بہت ہی بدظن ہوا۔ اسی وقت سے توبہ کر لی اب وقت کا انتظار کر رہا ہوں کہ کب کھلم کھلا میدان میں آؤں۔

آپ نے خطبہ میں مخالفین کو دھمکی دیتے ہوئے فرمایا کہ "جو لوگ بغاوت سے سر اٹھاتے ہیں ان کے سر کچلے جائیں گے اور یہ بھی کہا کہ" ان کو زندہ رہنے کا حق نہیں "میرے محترم زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے آپ کے ہاتھ میں نہیں مخالفین کی موت آپ کے ہاتھوں آئی ہے تو کوئی بچا نہیں سکتا اور اگر زندگی باقی ہے تو لاکھ آپ مارنے کی کوشش کریں کوئی نہیں مار سکتا۔ البتہ کچھ دنوں سے مجھے موقع ملا ہے کہ جماعت کی پرانی تاریخ کا مطالعہ کروں تو پتہ چلا کہ قادیان میں مخالفین کی زندگی اجیرن بنا دی گئی تھی عبدالکریم مباہلہ پر قاتلانہ حملہ کرایا گیا ان کے مکان کو جلایا گیا۔ عبدالرحمٰن مصری کی ظلم و ستم سے تنگ آ کر قادیان چھوڑ گیا اور فخرالدین ملتانی بے چارہ قتل کیا گیا اور ربوہ میں بھی ایسے بہت سے واقعات نے جنم لیا ہے۔ جرمنی کے مخالفین بھی اگر ربوہ میں ہوتے تو یقیناً آپ کے انتقام کا نشانہ بنتے لیکن اچھا ہے وہ لوگ ایک آزاد ملک میں ہیں۔ اگر آپ نے سر کچلنے کا اور زندہ نہ رہنے کے جیسے الفاظ استعمال کر کے بتا دیا ہے کہ اندرون خانہ آپ کا کیا پروگرام ہے لیکن یاد رکھیے کہ یہ قادیان یا ربوہ نہیں جہاں آپ کی حکومت ہو یہ جرمنی ہے اگر مخالفین کو کچھ اتفاقی حادثہ پیش آیا تو ذمہ دار ی آپ ہی پر ہوگی میں تو پہلے سے کسی پارٹی میں نہیں تھا۔ اگرچہ پہلے قادیانی ضرور تھا لیکن تماشہ دیکھتا رہا اور اب بھی تماشہ دیکھ رہا ہوں بہر حال میری آنکھ کھل گئی۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھتا۔

ایک خاکسار ______ آپ کا ایک خیر اندیش

بزم ختم نبوت

پہلے کیا؟

ڈاکٹر حافظ ہارون الرشید صدیقی

عقیل مدرسے سے لوٹا تو منا بھی اس کے گھر آ گیا۔ اس نے عقیل سے کہا:

منا: چلئے آپ کے گھر پانی پی کر اپنے گھر جاؤں گا۔ عقیل: ہاں چلئے صراحی کا ٹھنڈا پانی پلاؤں گا۔ دونوں گھر پہنچے تو دیکھا عقیل کی امی مرغی کے بچوں میں مشغول ہیں۔ عقیل کی امی نے مرغی بٹھال رکھی تھی (مرغی بٹھانے کا مطلب ہے مرغی کے انڈوں کو ان سے بچے نکالنے کے لئے مرغی کو اس پر بٹھانا) چھوٹے چھوٹے بچے چوں چوں کر رہے ہیں۔ دو تین بچے تو عقیل اور منا کے سامنے ہی نکلے، دو انڈے ایسے تھے جن سے بچے نہیں نکلے تھے۔ عقیل: اے امی وہ دیکھئے اس انڈے سے ایک بچہ نکلا۔ منا: وہ دیکھئے وہ انڈا بھی ٹوٹ گیا، اس میں سے بھی چوں چوں کرتا ہوا بچہ باہر آ گیا۔ عقیل: (سب بچوں کو گن کر اور بہت خوش ہو کر) پورے بیس ہیں، امی پورے بیس ہیں۔ امی: ہاں بیٹے بائیس انڈے بٹھائے تھے مگر بیس ہی نکلے۔ منا: امی دو انڈے باقی ہیں تو ان میں سے دو بچے نکلیں گے تو بائیس ہو جائیں گے۔ امی: نہیں بیٹے ان میں سے اب بچے نہیں نکلیں گے وہ انڈے گندے ہو گئے۔ عقیل: گندے کا کیا مطلب ہے امی جان؟ امی: گندا انڈا اس انڈے کو کہتے ہیں جو خراب ہو جائے یعنی اس کے اندر جو مادہ ہوتا ہے وہ سڑ جائے نہ کھانے کے لائق ہے نہ اس سے بچے نکلے۔ عقیل: جب آپ پکانے کیلئے انڈا توڑتی ہیں تو اس میں دو رنگ کی چیزیں نکلتی ہیں۔

پہلے سفید سفید گاڑھا پانی ہوتا ہے پھر لال لال گول سی دکھائی دیتی ہے۔ امی: لال نہیں بیٹے اس کو زرد کہتے ہیں اس لئے سفید والے حصے کو سفیدی اور زرد والے حصے کو زردی کہتے ہیں۔ منا: ہماری امی تو سفیدی کو چاندی اور زردی کو سونا کہتی ہیں۔ امی: (مسکرا کر) پھر اپنی امی سے کہو اس سونے چاندی سے زیور گڑھوا لیں۔ منا: زیور امی سے نہیں بنے گا وہ تو کھایا جاتا ہے۔ عقیل: یہ آپ نے انڈوں کے نیچے بھوسا کیوں بچھا دیا تھا؟ تاکہ انڈے ٹوٹ نہ جائیں؟ امی: ہاں ... اور اس لئے بھی تاکہ انڈوں کو ٹھیک سے گرمی ملے جب انڈے ہوا سے محفوظ رہتے ہیں اور ان کو برابر گرمی ملتی ہے تو انڈے کے اندر کا مادہ جم کر بچے کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس میں جان پڑ جاتی ہے۔

عقیل: پھر اس مرغی کا کیا کام رہتا ہے اور امی؟ اصل کام تو مرغی ہی کا رہتا ہے بچے نکلنے کے لئے جتنی اور جس طرح کی گرمی کی ضرورت ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ نے مرغی کے اندر رکھ دی ہے، تم دیکھتے تھے کہ یہ کیسی انڈوں کو مرغی کس طرح چھپا کر بیٹھا کرتی تھی۔ ایک بھی انڈا پروں سے باہر نہیں ہونے پاتا تھا۔

عقیل: ہاں امی میں نے دیکھا وہ تو اپنے پروں کو خوب پھیلا کر پورے انڈے کو چھپا لیتی تھی پھر یہ دو انڈے گندے کیوں ہو گئے؟ امی: معلوم ہوتا ہے یہ کہیں نکلے رہ گئے اور ان کو مناسب گرمی نہیں ملی بلکہ کبھی گرمی ملی اور کبھی ہوا لگ گئی۔ منا: ہماری امی کہہ رہی تھیں کہ اب مشین کے ذریعہ انڈوں سے بچے نکالے جاتے ہیں۔ امی: ہاں بیٹے یہ صحیح ہے اب مشین کے ذریعہ انڈے آسانی نکل آتے ہیں، مرغی تین ہفتوں تک انڈے سیتی ہے تو بچے نکلتے ہیں لیکن مشین سے تو دو ہفتے ہی میں بچے نکال لیتے ہیں۔ عقیل: امی ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی میں نے کئی بار غور کیا مگر پریشان رہا۔ آپ بھی سوچئے، مرغی انڈا دیتی ہے پھر انڈے سے مرغی کا بچہ نکلتا ہے پھر وہ بچہ بڑا ہو کر پوری مرغی بنتا ہے پھر وہ مرغی انڈے دیتی ہے پھر انڈے سے مرغی نکلتی ہے یہ تو ہوتا رہتا ہے، لیکن یہ تو بتائیے کہ ان دونوں میں پہلے کیا تھا۔

منا: واہ بھئی اس میں پریشانی کی کیا بات ہے پہلے انڈا تھا انڈے سے مرغی نکل آئی۔ عقیل: ہاں مگر یہ تو بتائیے وہ انڈا کہاں سے آیا؟ جب مرغی تھی ہی نہیں تو انڈا کیسے آ گیا۔ منا: یہ بھی کوئی بات ہوئی، جنگلی مرغی نے انڈا دیا ہو گا جو کسی کو مل گیا ہو گا وہ اپنے گھر لے آیا ہو گا۔ پھر اس کو بھوسے اور سے میں دبا دیا گیا گرمی پہنچا کر بچہ نکال لیا ہو گا۔ عقیل: مگر یہ تو بتائیے وہ جنگل والی مرغی کہاں سے آ گئی کیا وہ کسی درخت میں پھل تھی وہ بھی تو کسی انڈے سے نکلی ہو گی اور پھر وہ انڈا کسی مرغی ہی نے تو دیا ہو گا کہ انڈا زمین سے نکلا ہو گا۔ منا: ہاں دوست یہ بات تو بڑی ٹیڑھی ہے پہلے مرغی کہ پہلے انڈا، پھر پہلی مرغی کس انڈے سے نکلی یا پہلا انڈا کس مرغی نے دیا، اب تو اسے آپ کی امی ہی بتائیں گی۔ ویسے میں امی سے بھی پوچھوں گا۔ امی: سنو بچو! مرغی کے بچوں کو چوزہ کہتے ہیں۔ عقیل: ٹھیک ہے چوزہ مجھے یاد ہو گیا۔ آپ بتائیے کہ پہلے مرغی پیدا ہوئی یا انڈا اور پہلی مرغی کس انڈے سے نکلی یا پہلا انڈا کس مرغی نے دیا۔ امی: بچو! آج تمہارے ذہن میں ایسا سوال پیدا ہوا ہے جو بہت مشکل ہے مگر وہ جتنا مشکل ہے اتنا ہی آسان بھی ہے دنیا میں کچھ بیوقوف ایسے بھی ہیں جن کو شیطان نے سمجھا دیا ہے کہ معاذ اللہ یہ دنیا خود بخود ہے ان کیلئے یہ سوال اتنا مشکل ہے کہ وہ اسے کبھی حل نہیں کر سکتے۔

لیکن ہم لوگ تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اللہ کے رسول نے بتایا کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اللہ ہے پھر ہم کو اس بحث میں جانے کی ضرورت ہی نہیں کہ پہلے مرغی یا پہلے انڈا اللہ نے جسے چاہا اپنی قدرت سے پہلی بار پیدا کر دیا پھر اپنی دوسری قدرت دکھائی کہ اس سے چیزیں پیدا کر دیں مثلاً پہلا انڈا اپنی قدرت سے پیدا کر دیا پھر اپنی قدرت سے اس انڈے سے مرغی نکال دی اور پھر وہ سلسلہ چل گیا جو تم دیکھتے ہو۔ دیکھو ہم لوگوں کے لئے تو اس کا جواب کتنا آسان ہے اگر ذرا غور کرے تو ایک ایک چیز میں اللہ کی قدرت دیکھ لے۔ دیکھو بے جان انڈے سے وہ جاندار چوزہ نکالتا ہے اور پھر جاندار مرغی سے بے جان انڈا پیدا کرتا ہے پھر انڈے

کے اندر دو رنگ کی چیزیں الگ الگ رکھتا ہے۔
عقیل امی میں تو خوب سمجھ گیا اب میری پریشانی دور ہو گئی۔ مُنا میری تو آج آنکھیں کھل گئیں امی واہ بیٹے منا تم تو کمال ہو بولنے لگے اچھا لو اٹھو انڈے پر ایک پہیلی یاد کر لو۔ ایک گلاس میں دو رنگ پانی بوجھنے والا بڑا گیانی عقیل امی بہت اچھی پہیلی ہے۔
منا مجھے تو پہلے ہی سے معلوم تھی میں اپنی امی سے سن چکا تھا اچھا اب میں جا رہا ہوں آج میں یہ باتیں اپنی امی سے پوچھوں گا۔ ●●

غنا کیا ہے

تحریر: عنایت اللہ انڈر

غنا کا سننا حرام ہے خواہ اشعار وغیرہ میں ہو یا قرآن کریم میں۔

غنا کی تعریف غنا اس رقاص، سریلی آواز کو کہتے ہیں جس سے طرب و لذت پیدا ہو۔ آواز کو حلق میں اس طرح پلٹنا کہ اس سے تین ہمزہ آ آ آ پے در پے پیدا ہوں بس تعریف غنا میں یہی ملحوظ ہے۔ اس کی حرمت ثابت ہے ایک ایسی لمبی آواز جو پلٹنے پر مشتمل لذت آور ہو۔ جیسے عرف عام میں گانا بجانا کہا جاتا ہے، اگرچہ یہ اشعار میں ہو یا قرآن وغیرہ میں، بہرحال غنا ہر حالت میں حرام ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ غنا کیوں حرام ہے؟
پس واضح ہو کہ قرآن کریم میں غنا کو لہو الحدیث بہ تفصیل معنی بے ہودہ اور جھوٹی بات، کہا گیا ہے۔
لہو۔ وہ چیز ہے جس میں انہماک پیدا ہو جائے اور غفلت ویسے تو بھی پیدا ہو جائے۔ خواہ وہ کوئی خواہش ہو یا کیفیت ہو اور دیا کچھ اور ہو۔ صاحب تعریفات لکھتے ہیں جس سے انسان لطف حاصل کرے اور یہ لطف اسے غافل کر دے۔ یعنی ایک قسم کی بے ہوشی غالب آ دے۔ اب عرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ منتشر ہو کے معنی بر خلاف حکمت طریقے سے دل خوش کرنے کے ہیں۔ جو چیز انسان کو مفید بات یعنی حقیقت سے توجہ ہٹا دے وہ لہو کہلاتا ہے۔ ان حوالاجات سے غنا کی جامع و مانع تعریف یہ ثابت ہوئی ہے۔ جس چیز کو آ آ کی طرح آواز بڑھا گھٹا کر گایا جائے خواہ لذت جسد پیدا ہو یا نہ ہو اور عرف میں اسے گانا کہا جا سکے یا راگ اور اس کے قائل کو گویا کہا جائے چاہے یہ خواہ اشعار میں ہو یا قرآن وغیرہ میں اس کی ممانعت و حرمت یہ ہے کہ اس انسان جب مشغول ہو جاتے ہیں۔ تو اس کی لذت کی بنا پر دوسرے امور خیر سے غافل ہو جاتے ہیں۔ خلاف حکمت و شریع دل خوش کرنا ہے۔ اور مفید مطلب جائز بات سے ٹلنے والی چیز ہے۔ اسے قرآن مجید نے لہوالحدیث کہہ کر قطعی حرام ٹھہرایا۔ اور عذاب کی وعید سنائی ہے۔ امام صادقؑ کا فرمان غنا کے متعلق ہے۔
۱۔ راگ ان چیزوں میں سے ہے جن پر اللہ نے آگ کی دھمکی دی ہے۔
۲۔ راگ کی مجلس کی طرف اللہ تعالیٰ "منظر رحمت" سے نہیں دیکھتے۔
۳۔ اور فرمایا راگ اور بے ہودہ قصوں کا سننا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے جیسے پانی نفس اگاتا ہے۔
بلکہ فرمایا کہ راگ یعنی غنا یا موسیقی یا اسے سماع سے معروف کر دو۔ نام بدلنے سے اس کی حقیقت نہیں بدل سکتی۔ اگر غنا حرام ہے۔ تو سماع کا نام دینے سے یہ حلال ہو گا نہ جائز نہ مباح بلکہ حرام ہی حرام رہے گا۔
: حوالاجات رتعلیمات اہل بیت ●●

داستان سرفروشوں کی

آزادی جن کی مرہون منت ہے۔

آزادی کا وہ پودا جس کا بیج سراج الدولہ نے بویا تھا اور جس کی جڑوں کو ٹیپو سلطان نے اپنے خون دل سے سینچکر مضبوط کیا جس کو پروان چڑھانے میں عبداللہ اور بہادر خان جیسے جیالوں نے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی جس کی حفاظت کی خاطر محمد مسلی جوہر نے اپنی پوری زندگی وقف کر دی اب اس پودے کو شیخ الاسلام مولانا نانوتوی ابوالکلامؒ و شیخ احمد مدنیؒ جیسے رہنماؤں کی سرپرستی میں کون اجاڑ سکتا تھا رفتہ رفتہ اس کا شباب نکھرنے لگا ڈالیاں لٹک کر ایک خوبصورت شاخوں سے پھلوں کی بھینی بھینی خوشبو سرسرا کی جانے لگی اور بالآخر برصغیر آزاد ہوا۔
جنگ آزادی کے دوران پانچ لاکھ مسلمانوں کو ۱۸۵۷ء میں تختہ موت دی گئی۔ ۱۸۵۷ء کے معرکہ میں ۳ ہزار مسلمان ۳ اکتوبر ۱۸۵۸ء کو انڈمان میں نظر بند کئے گئے۔ ۱۸۶۴ء میں انبالہ کیس کے نام سے بعض مقتدر علماء کے خلاف ایک تاریخی مقدمہ قائم ہوا جس میں ۵ علما کو پھانسی دی گئی۔ ۱۸۶۵ء میں دہلی میں منعقدہ ایک علماء کانفرنس میں جنگ آزادی میں شرکت کا اعلان کیا گیا۔ ۱۸۷۱ء میں ۲۵ مسلمانوں کو ہندوستان میں مختلف جگہوں پر سات سات سال کی سزائیں دی گئیں جس میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا محمد علی جوہر کی شخصیتیں بھی شامل تھیں۔ ۱۹۱۶ء میں مولانا شیخ الہند محمود الحسن اور ان کے رفقاء کو مالٹا جیل میں نظر بند کیا گیا۔ معرکہ بالاکوٹ حضرت مولانا سید احمد شہید کی زیر امارت ہوا۔ اور شاملی کا میدان جو آج بھی مجاہدین آزادی کے خون سے لالہ زار نظر آتا ہے سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی زیر کمان ہوا۔ مجاہدین آزادی کی قیادت امام العصر حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ (بانی دارالعلوم دیوبند) نے فرمائی جو تجدید اصلاح کے داعی تھے۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن جن کی ذات سے انگریز سامراج کانپتا تھا جن کی حرارت روح کے سبب جمعیۃ الانصار اور جمعیۃ العلماء ہند نے مکمل آزادی کی تحریک چلائی شیخ الہند دراصل اس قافلہ حق کی یادگار تھے جن کے خون کے قطرے سے بالاکوٹ اور شاملی کوٹ کی سرزمین لالہ زار ہے۔
● حضرت مولانا ابوالکلام آزاد جن کی شخصیت محتاج تعارف نہیں جن کے ابلاغ و ابلاغ نے وہ کام سرانجام دیئے کہ بڑی سے بڑی قوم عرصہ دراز تک نہیں دے سکتی تھی۔ جبر و جن کے شعور کے

باقی صفحہ ۳۶ پر

موٹاپے سے نجات حاصل کیجئے ۔ موجودہ دور کا اہم مسئلہ

از قلم: حکیم نذیر احمد شیخ - ۳۱۴ - B، تیسری منزل حکیم سینٹر نزد صدر پوسٹ آفس کراچی

موٹاپا حسن و صحت کا دشمن ہی نہیں، بہت سی بیماریوں کا پیش خیمہ ہے اسے کم کرنا ہر ایک کی فطری خواہش اور ضرورت ہے اس کے علاوہ خطرات بلڈ پریشر، فالج، ہارٹ اٹیک، دمہ، السر، جوڑوں کا درد، قبض اور شوگر وغیرہ جیسی بیماریاں ہیں۔

طب اسلامی میں کم کھانے اور زیادہ چلنے کا معالجاتی اثر یہ ہے کہ جسم کے اندر غذائی آمد کم ہو اور خرچ زیادہ ہو۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کم کھانے اور مناسب ورزش کرنے اور باپرہیز رہنے سے ہر قسم کی بیماری سے نجات ممکن ہے۔

جدید دور کی پرآسائش زندگی جس میں جسمانی نقل و حرکت کم سے کم ہو کر رہ گئی ہے اور غذائی بے اعتدالیوں نے مل کر آج موٹاپے کے مرض کو ہمیشہ سے زیادہ عام کر دیا ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ہر عمر کے بوڑھے جوان عورتیں اور مرد موٹاپے سے نجات حاصل کرنے کے لیے کسی تیر بہدف علاج کی تلاش میں سرگرداں نظر آتے ہیں اس صورتحال کا ایک افسوسناک پہلو یہ ہے کہ موٹاپا عام ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے علاج کرنے کے بہت سے دعویدار بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ جو مختلف طریقوں سے موٹاپا دور کرنے اور وزن کم کرنے کی پیشکش کرتے ہیں۔

انسانی جسم ایک مشین کی مانند ہے اور خوراک اس مشین کو چلانے کے لیے ایندھن کا کام دیتی ہے۔ ضرورت سے زیادہ خوراک کا استعمال نہ صرف جسم کی کارکردگی اور صحت کے لیے مضر ہے بلکہ چربی کی صورت میں جمع ہو کر بیماریوں کا باعث بنتی ہے جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا ہے۔

میری نظر میں دوسری کئی وجوہات کے موجودہ موٹاپے کی ایک خاص وجہ اس کے متعلق لوگوں کی لاعلمی اور لاپرواہی ہے۔ انجانے پن میں لوگ ضرورت سے زیادہ کھانا کھانے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ انہیں اس بات کا علم نہیں ہوتا یا وہ اس بات کو جاننا نہیں چاہتے کہ زیادہ کھانے کا نتیجہ وزن بڑھنے اور موٹاپے کی صورت میں برآمد ہوگا اس لیے تو طب اسلامی میں یہ تاکید کی گئی ہے کہ آدھی بھوک رکھ کر کھانا کھاؤ یعنی کہ کھانا ختم کر چکنے کے بعد تمہارے پیٹ میں اتنی جگہ باقی ہو کہ بقایا آدھا کھانا مزید کھا سکو۔ وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ اگر اس نصیحت پر عمل کیا جائے تو صحت اور تندرستی قائم رکھنے اور درازی عمر کو پہنچنے کا اس سے اور بہتر ذریعہ نہیں مل سکتا۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بعض حالات میں موٹاپے کی وجہ انسانی جسم میں غدود کے فعلیاتی نظام میں نقص ہوتا ہے جو کہ ایک قدرتی عمل ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانی جسم کو ایک بینک سے مشابہت دی جا سکتی ہے اگر بینک میں زیادہ سرمایہ ڈال کر کم نکالا جائے تو بچت مثبت ہوگی، برعکس اس کے اگر کم سرمایہ ڈال کر زیادہ نکالا جائے تو بچت منفی ہوگی۔ صحت مند اور مناسب طریقہ یہ ہے کہ سرمایہ ڈالنے اور نکالنے میں تناسب ضروری ہے۔ یہ بات تجربے نے ثابت کی ہے کہ سرمایہ ڈالنے، جنس، اور دیگر خواہشات کو جتنا بڑھایا جائے یہ اتنا ہی بڑھتی ہیں لیکن مستقل مزاجی اور کامل قوت ارادی سے اس پر قابو پانا بھی ممکن ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وہ عیب جس کو موٹاپا کہتے ہیں اس کا بیج بچپن میں والدین کی طرف سے بویا جاتا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ بعض، مائیں اپنے بچوں کو ان کی جسمانی ضروریات سے زیادہ خوراک فراہم کرتی ہیں اور وقت بے وقت کھلاتی رہتی ہیں تاکہ ہمارا بچہ موٹا تازہ ہو نتیجے کے طور پر بچہ میں کھانے کی عادت پڑ جاتی ہے اور بچپن میں ہی والدین کی طرف سے چربی کا تحفہ حاصل کرتا ہے اور عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ چربی کے خلیے تعداد میں بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور بچے کی جسامت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور جوان ہونے تک عمر کے لحاظ سے بدن موٹا ہو جاتا ہے۔

جدید تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ موٹا ہونے کے لیے کسی خاص ایک نقطے یا سبب کا فوری تعین نہیں کیا جا سکتا جب بہت ساری وجوہات یکساں جمع ہو جائیں تو موٹاپا ہونے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی۔ معاشرے میں ایسے لوگوں کی شخصیت کو کچھ اچھا نہیں سمجھا جاتا، نتیجے کے طور پر ایسے حضرات کو احساس کمتری جیسی تکلیف دہ صورتحال اور پریشانی سے دوچار ہونا پڑتا ہے جو بذات خود ایک ذہنی مرض ہے۔

ہمارے جسم میں خون کی نالیوں کا جال بچھا ہوا ہے اور ہر خلیے تک خون پہنچانا ضروری ہے۔ وزن بڑھنے کی صورت میں نئے خلیے بھی بڑھتے ہیں اور ان کو بھی خون کی ضرورت ہے۔ ظاہر ہے کہ اس خون کی نالیوں کے رقبے میں بھی اضافہ ہوگا۔ نتیجے کے طور پر دل کو زیادہ فاصلہ تک خون فراہم کرنا پڑے گا اور زیادہ محنت کرنی پڑے گی جس سے دل پر مسلسل دباؤ اور پریشر پڑتا ہے اور دل بڑھ بھی جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خون میں موجود آکسیجن کی جتنی مقدار پہلے موجود تھی وزن بڑھنے سے حصہ دار بھی بڑھ گئے۔ نتیجے کے طور پر اس میں بھی کمی آ جائیگی۔ خون میں چربی کی ایک مناسب مقدار موجود ہوتی ہے لیکن جب یہ مقدار حد سے بڑھ جاتی ہے تو خون کی نالیوں میں چربی جمنا شروع ہو جاتی ہے اور نالیاں تنگ ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ چربی نالیوں میں جم جانے کی وجہ سے ایک طرف تو ان کی لچک میں کمی آ جاتی ہے اور دوسری طرف، نالیاں تنگ ہوتی جاتی ہیں جس کی وجہ سے خون کے بہاؤ میں بھی رکاوٹ اور تنگی پیدا ہوتی ہے اور مزاحمت بھی بڑھ جاتی ہے۔ جتنا زور لگانا پڑے گا اتنا ہی بلڈ پریشر بڑھے گا یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ جوں جوں موٹاپا زیادہ ہوتا جا رہا ہے دل اور بلڈ پریشر کے امراض اور اموات میں اتنا ہی اضافہ ہوتا جا رہا ہے اب تو امراض قلب کی وجہ سے مرنے کی شرح بہت زیادہ بڑھ گئی ہے وزن بڑھنے سے پھیپھڑے بھی متاثر ہوتے ہیں کیونکہ جتنی جلدی چربی کی تہہ پیٹ اور چھاتی پر ہوگی اتنی ہی زیادہ پھیپھڑوں کی کشادگی میں کمی ہوگی اور پیٹ میں ہوا بھرنے کی کم گنجائش ہوگی۔ اسی لیے موٹے حضرات تھوڑا سا چلنے یا زیادہ کام یا محنت کرنے سے جلدی تھک جاتے ہیں اور ان کا سانس جلد پھول جاتا ہے اور وہ ہانپنے لگتے ہیں۔ اس کے

زیادہ ہوگا اتنا ہڈیوں کے اوپر بوجھ پڑے گا یہی وجہ ہے کہ موٹے آدمی آسانی سے دوڑ نہیں سکتے اور چلنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔

یہ بات خاص طور خواتین کے لیے قابل فکر ہے کہ دبلی پتلی اور محنتی حاملہ خاتون کو بچہ کی پیدائش کے وقت اتنی زیادہ تکالیف نہیں اٹھانی پڑتی جتنی ایک موٹی خاتون کو ہوتی ہے۔ یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ دیہاتی عورتیں زیادہ محنت اور مشقت کرتی ہیں تو موٹاپے کی شرح اور تناسب بہ نسبت شہر والوں کے نہ ہونے کے برابر ہے اور شہروں کی عورتوں کو بچہ کی ولادت کے لیے اکثر آپریشن سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ جبکہ دیہاتوں میں ایسا بہت کم ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ موٹے آدمیوں کی سرجری دبلے پتلے آدمی کے مقابلے میں زیادہ مشکل سے ہوتی ہے۔

وزن کم کرنے کے لیے ورزش کو بہت اہمیت دی جاتی ہے اس حقیقت سے قطعی انکار نہیں لیکن بعض لوگ لاعلمی کی وجہ سے حد سے زیادہ کرتے ہیں اور اپنے جسم کی طاقت اور قوت برداشت سے تجاوز کرکے ورزش کے بجائے اپنے اوپر ایک طرح کا ظلم کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جتنی زیادہ ورزش کریں گے ہمیں وزن کم کرنے میں اتنی ہی مدد ملے گی۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اس طرح بجائے فائدے کے الٹا نقصان کا اندیشہ رہتا ہے اس لیے موٹاپے سے بچنے کی اور تدبیروں کے علاوہ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ غذا متوازن ہو جس میں خوراک اتنی بھی کم نہ ہو کہ جسم کے لیے جن ضروری وٹامنز اور پروٹینیں کی ضرورت ہے وہ حاصل نہ ہوسکیں ایک نارمل جسم کے لیے دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی اشیاء یعنی دہی مکھن اس کے علاوہ لحمیات یعنی گوشت نباتاتی چیزیں یعنی سبزیاں فروٹ جن کو وٹامنز اور منرلز بھی کہا جاسکتا ہے کاربوہائیڈریٹس یعنی اناج وغیرہ یہ قدرتی چیزیں اعتدال کے ساتھ لینا صحت مند رہنے کے لیے بہت ضروری ہیں لیکن نارمل آدمی کے لیے چاہے مرد ہو یا عورت ۵۰ سے ۵۵ فیصد پروٹین، ۲۰ سے ۳۰ فیصد فیٹس کاربوہائیڈریٹس ۳۰ سے ۴۰ فیصد استعمال کرنا ضروری ہے اور روزانہ کی غذا سب ملاکر ۷۰۰ سے ۸۰۰ گرام ہونا چاہیے۔

اس چیز سے تو کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا کہ اللہ پاک نے کوئی ایسا مرض پیدا نہیں کیا جس کے لیے شفاء نہ اتاری ہو انسان کو اس ذات پاک سے ہر وقت پر امید رہنا چاہیے اور اپنی طرف سے ہر ضروری تدبیر اختیار کرنی چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے۔ بعد میں نتیجہ اللہ پاک کے اوپر چھوڑنا ہے جس چیز میں ہمارے لیے بہتری ہوگی وہی ہوگا۔ اللہ پاک نے کوئی بھی چیز بے مقصد پیدا نہیں کی ہے۔ بعض اوقات چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بہت بڑا فائدہ اور شفاء حاصل ہوتی ہے خاص طور قدرتی جڑی بوٹیاں جن میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں ہوتی۔ انہی قدرتی بناوٹ اور افادیت کے لحاظ سے صدیوں سے انسان کے زیر استعمال رہی ہیں۔ کسی بھی وجہ سے اگر خدانخواستہ فائدہ نہ بھی ہو تو کوئی نقصان یا مابعد اثرات جڑی بوٹیوں سے نہیں ہوتا۔ جڑی بوٹیوں سے صرف محنت اور مطلوبہ طریقہ کار کے تحت ان کو بنا کر شفاء حاصل کی جاسکتی ہے اللہ پاک کے فضل وکرم سے ہم نے کافی ریسرچ محنت مطالعہ اور تجربہ کے بعد ایک دوا ایسی تیار کی ہیں جن کے مستقل باپرہیز استعمال سے گیس اور موٹاپے جیسے پیچیدہ مرض میں کچھ ہی عرصہ کے اندر اپنے آپ میں خود ہی فرق محسوس ہونے لگتا ہے:

اس مضمون کے متعلق اگر کسی قسم کی معلومات یا مشورہ مطلوب ہو تو خط لکھ کر (جوابی لفافہ ضروری ہے) اس رسالے کی معرفت روانہ کیا جاسکتا ہے۔ بالمشافہ ملاقات بھی کی جاسکتی ہے۔

سوشل سیکورٹی لاہور میں ایک قادیانی کی شان رسول ﷺ میں گستاخی

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کی اعلیٰ حکام کو درخواست

بخدمت جناب چوہدری محمد ایوب صاحب کمشنر سوشل سیکورٹی لاہور

جناب عالی

گزارش ہے کہ مورخہ ۲۲/۱۰/۹۱ کو سوشل سیکورٹی آفس شاہدرہ میں حبیب اللہ مظہر نامی ایک قادیانی نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں دریدہ دہنی اور گستاخی کی جس سے مسلمان ملازمین میں اشتعال پیدا ہوا۔ دفتر مذکور میں دو یوم تک ہڑتال رہی۔ ملازمین نے زبردست احتجاج کیا لیکن انتظامیہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

ملزم کے خلاف تھانہ شاہدرہ میں پرچہ درج کرایا گیا پولیس نے ملزم کو گرفتار کیا۔ ملزم نے عدالت سے ضمانت پر رہائی حاصل کرلی۔ ملزم مذکور کی گرفتاری کے بعد لوکل انتظامیہ کے ڈائریکٹر آغا جاوید مسعود، ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل سیکورٹی آفیسران۔ ملک اعجاز، ملک عباس، سجاد چوہدری شفیق ملزم کی بھرپور سرپرستی اور امداد کررہے ہیں۔ گواہان کو جو درجہ سوم کے ملازمین ہیں۔ گواہی سے دستبرداری کیلئے دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اور بلیک میل کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ملزم کے خلاف احتجاج کرنے والے ملازمین کو دور دراز علاقوں میں تبدیل کیا جارہا ہے۔ جنھوں نے کر ملازمین سے جبری بیان دلوایا لکھواکر اصل واقعہ کو توڑ مروڑ کر ملازمین کے لیے کوئی نئی الجھن نہ پیدا کی جائے نیز موجودہ لوکل ڈائریکٹر آغا جاوید مسعود کے اکثر رشتہ دار قادیانی ہیں۔ جن کے ساتھ شادی بیاہ۔ خوشی و غمی کے تعلقات برقرار ہیں۔ جس کی وجہ سے مذکور کی گستاخ رسول قادیانی کے ساتھ دوستی ہے۔ ڈائریکٹر مذکور سے جب سپاہ صحابہ کے ایک عہدیدار نے رابطہ کیا۔ تو اس نے کہا کہ یہ شیعہ سنی مسئلہ ہے۔ اہل حدیث پر مشتمل فرقہ کے ایک رہنما کار نے فون کیا تو اسے مقلد وغیر مقلد مسئلہ بتلایا۔ جبکہ ایک دینی وسیاسی جماعت کے رہنما نے رابطہ کیا تو اسے کہا کہ یہ سیاسی رقابت ہے اور یوں حالات کو فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھانے کی کوشش کی۔

آغا جاوید مسعود۔ چوہدری شفیق اور حبیب اللہ مظہر ملزم اکٹھے کھاتے پیتے ہیں اور دوستانہ مراسم ہیں نیز ملزم مذکور چوہدری شفیق کے گھر سے گرفتار ہوا۔

دریں اثنا استدعا ہے کہ:

۱:۔ آغا جاوید مسعود اور چوہدری شفیق کو تبدیل کیا جائے۔

۲:۔ حبیب اللہ مظہر قادیانی کو برطرف کیا جائے۔

۳:۔ مسلمان ملازمین کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے جن کو

تبادلہ ہو چکا ہے انہیں واپس لایا جائے اور جن ملازمین کے تبادلے کے آرڈر ہو چکے ہیں۔ آرڈر واپس لے کر ان کی کارروائی کو بند کیا جائے۔ بصورت دیگر حالات کے بگڑنے کا زبردست خطرہ ہے۔ جس کی ذمہ داری سرگودھا کی انتظامیہ اور حکومت پر ہوگی۔

العارض

محمد اسماعیل شجاع آبادی

انچارج عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

۱: کاپی برائے وزیر اعظم پاکستان۔ اسلام آباد
۲: کاپی برائے صدر مملکت پاکستان۔ راولپنڈی
۳: کاپی برائے مولانا عبدالستار خان نیازی وفاقی وزیر مذہبی امور۔ اسلام آباد
۴: مولانا فضل الرحمن جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خان۔
۵: مولانا شاہ احمد نورانی صدر جمعیت علماء پاکستان کراچی
۶: امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ملتان
۷: ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل۔ کراچی
۸: ہفت روزہ خدام الدین شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور
۹: جناب قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی پاکستان

قاری محمد عزیز رحمانی کی والدہ کا انتقال

منڈی بہاؤالدین۔ استاد القراء امام مرکزی جامع مسجد جناب قاری محمد عزیز رحمانی و میاں محمد اشرف کی والدہ صاحبہ شدید علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ ممتاز عالم دین خطیب مرکزی جامع مسجد حضرت مولانا قاضی منظور الحق ایم اے نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سید الحاج ایم رشید خواجہ ناظم اعلیٰ ملک محمد امین قادری نے شرکت کی۔ مرحومہ نیک سیرت اعلیٰ کردار کی مالک تھیں۔ مرحومہ نے سینکڑوں لڑکیوں کو قرآن پاک حفظ و ناظرہ پڑھایا۔ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحومہ کی خدمات کو عرصہ تک یاد رکھا جائے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فاروق آباد کا انتخاب

فاروق آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کا اجلاس مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں آئندہ تین سال کے لیے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست اعلیٰ: حکیم جاوید اقبال فیض عام دواخانہ
سرپرست: چوہدری محمد علی بھٹی۔ محلہ شریف پورہ
امیر: الحاج محمد حسین جنجوعہ۔ محلہ اسلام پورہ
نائب امیر: محمد یوسف جامعہ محمدیہ اہل حدیث
ناظم اعلیٰ: مولانا محمد اسلم قادری خطیب جامع مسجد گنبد والی
ناظم: قاری محمد شہزاد مدرس تعلیم القرآن محلہ غلام نبی
ناظم دوم: مرزا محمد یوسف فرنیچر مارٹ۔
ناظم تبلیغ: حاجی محمد اسلم کٹ پیس الحکیم مارکیٹ
خزانچی: ملک محمد اکرم محلہ شریف پورہ
ناظم نشر و اشاعت: شیخ محمد نسیم الحکیم مارکیٹ۔
اراکین مجلس شوریٰ: الحاج محمد حسین جنجوعہ، چوہدری محمد علی بھٹی

اجلاس میں فاروق آباد ضلع شیخوپورہ کی انتظامیہ کی بے حسی، مرزائیت نوازی، کلمہ دشمنی پر قلبی تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور یاد دہانی کرائی گئی کہ فاروق آباد ریلوے اسٹیشن کے قریب قادیانیوں کے گھروں اور عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ بارہا انتظامیہ سے درخواست کی گئی کہ قادیانیوں کے گھروں اور عبادت گاہ سے کلمات طیبہ کو محفوظ کیا جائے۔ مقامی انتظامیہ نے بارہا یقین دہانی کے باوجود کلمات طیبہ کو محفوظ نہیں کیا۔ جس سے فاروق آباد میں زبردست اشتعال پیدا ہو رہا ہے جو کسی وقت بھی نقص امن کا باعث بن سکتا ہے لہٰذا مطالبہ دہرایا گیا کہ کلمات طیبہ کی حفاظت کی جائے۔ بصورت دیگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن فیصلہ کن اقدام کرنے پر مجبور ہوں گے۔ جس کی تمام تر ذمہ داری مقامی اور ضلعی انتظامیہ پر ہوگی۔

مولانا سید محمد عبدالرحیم کا سانحہ ارتحال

جامعہ عباسیہ قدیم کے استاذ، ختم نبوت کے پُرجوش راہنما، فکر امیر شریعتؒ کے حامل، اکابرین علماء حقہ کی علمی وراثت کے امین، بہاولپور کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا سید عبدالرحیم بھی چل بسے۔ مرحوم منکسر المزاج، بااخلاق، مہمان نواز، بہت متحمل اور بہادر عالم دین تھے۔ آبائی وطن پانی پت تھا۔ قیام پاکستان کے بعد بہاولپور میں آباد ہوگئے۔

علوم اسلامیہ کی تکمیل ازہر ہند جامعہ دارالعلوم دیوبند سے کی۔ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے تلمیذ رشید تھے۔

تیس سال تک گرجہ میں خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اور اتنے ہی برس قدیم جامعہ عباسیہ بہاولپور میں استاذ کی حیثیت سے نئی نسل کی تربیت فرماتے رہے۔

بندہ کی مرحوم سے بیسیوں ملاقاتیں رہیں۔ جب بھی ملے انتہائی تپاک و محبت سے ملے۔ حضرت امیر شریعتؒ اور آپ کے جلیل القدر رفقاء کا تذکرہ آتا تو گھنٹوں ان کی عظیم الشان خدمات پر والہانہ عقیدت سے روشنی ڈالتے۔ اور اس خلوص سے گفتگو فرماتے کہ سنگ دل آدمی بھی موم ہو جاتا۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں حکیم محمد ابراہیم جالندھریؒ، مولانا عماد الدینؒ، حکیم ضیاء احمد، حکیم محمد ضیاء الدین کی معیت میں تحریک کی قیادت و راہنمائی فرماتے رہے۔ گرفتاری پیش کرنے کے لیے رضاکاروں کی تیاری، ان کے خورد و نوش کا انتظام، ان کی عدم موجودگی میں ان کے گھروں کی دیکھ بھال جیسے مسائل کی نگرانی فرماتے رہے۔

کچھ عرصہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے صدر بھی رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں اچانک تکلیف ہوئی۔ بی۔ وی۔ سی ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ ؎ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا

باقی صفحہ ۲۶ پر

مرزائیوں کا المیہ

علامہ اقبالؒ کے مقالے کی روشنی میں

قسط نمبر: ۱

از: محمد اسمٰعیل آزاد ایم اے

قادیانی ٹولہ اپنے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کو مان کر عامۃ المسلمین سے الگ ہو گیا۔ موصوف اپنے دعویٰ سے پہلے آریوں اور عیسائیوں میں تبلیغی کام کرتے رہتے تھے۔ اس وقت عامۃ المسلمین اسلام کے اس تبلیغی کام کو بنظر تحسین دیکھتے تھے۔ تبلیغ اسلام کا یہ دور آریہ سماج اور عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں کے جواب میں آیا۔ اس دور میں مرزا غلام احمد ہی واحد مبلغ و مناظر نہ تھے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رحمت اللہ کیرانوی جیسے سینکڑوں بزرگ یہ کام کر رہے تھے۔ ان بزرگوں نے چونکہ نہ اپنی الگ جماعتیں بنائیں نہ اخبارات نکالے نہ مرید بنائے۔

مرزا قادیانی نے اپنی جماعت، اپنے اخبارات، اپنے مریدوں کی تنظیم اور دار الاشاعت بنایا اور اس لئے پروپیگنڈے کے جدید دور میں وہ زیادہ مشہور ہوئے۔ انہیں شہرت ملی اور ان بزرگوں نے جنہوں نے فی سبیل اللہ تبلیغ کی اس کی اجرت کے طور پر شہرت سے دلچسپی نہ لی۔

مرزا غلام قادیانی کے "مسیح ہونے" اور "نبی" ہونے کے دعوے سے قادیانی ٹولے کی بنیاد پڑی ہے۔ مرزا قادیانی کو اپنا مرکز و محور ملت بنا کر قادیانیوں نے اسلام کے چودہ سو سالہ ورثے سے قطع تعلق کر لیا۔ ان کی ہدایت کا منبع مرزا غلام احمد کی شخصیت بن گئی اور PERSONALITY CULT کی طرح قادیانیت وجود میں آیا۔ بظاہر یہ لوگ قرآن پاک اور احادیث کو اپنی بنیاد بتاتے ہیں۔ لیکن قرآن و حدیث سے وہ دراصل مرزا قادیانی کی صداقت کو ثابت کرنے کا کام لیتے ہیں۔ اس طرح اولیت مرزا قادیانی ہی کی شخصیت کو حاصل ہوتی ہے۔ اور قرآن و حدیث ان کے نزدیک ثانوی درجہ رکھتے ہیں۔

ان لوگوں کا المیہ یہ ہے کہ جس کو نبی مانتے اور صاحب وحی بتاتے ہیں وہ ان کی عملی زندگی میں نمونہ عمل اور اسوہ حسنہ کا کام نہیں دے سکتا۔ حیرت ہے کہ مہد سے لحد تک روزمرہ کی زندگی کے مذہبی اعمال میں ان کا اپنا نبی ان کے کسی کام نہیں آتا۔ اس لئے دعویٰ نبوت کی خود بخود تردید ہو جاتی ہے جو نمونہ عمل نہ ہو وہ نبی نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ کیسا المیہ ہے کہ عبادات و معاملات میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے

> بھیڑوں کے گلے سے الگ ہونے والی چند بھیڑیں ہمیشہ بھیڑیوں کی شکم پروری کے کام آتی ہیں بھیڑوں کا گلہ بان ان کی مدد نہیں کر سکتا۔

ہدایت حاصل کریں لیکن کریڈٹ مرزا قادیانی کو دیں۔

کہا جاتا ہے کہ احادیث میں مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی ہے اس لئے دعویٰ ضروری تھا۔ اگر یہ بات درست تسلیم کر لی جائے تو احادیث میں مسیح علیہ السلام کے چوتھے آسمان پر ہونے اور نزول کرنے کا تذکرہ ہے۔ یہ لوگ وفات مسیح مان کر احادیث کو رد بھی کرتے ہیں۔ اور مرزا قادیانی کو ان کے مصداق مان کر ان کی تصدیق بھی۔ آمد مسیح کی روایات میں اس بات کا خفیف سا اشارہ بھی نہیں ملتا کہ وہ نازل ہو کر اپنی نبوت کا دعویٰ کرتے پھریں گے ان کا کام تو خنزیر قتل و دجال بتایا گیا ہے۔ نہ نبوت نہ کرامات و معجزات پر فخر، نہ خنزیر کو بد دعا دو تو ان مراحل سے گزر چکے ہیں۔ خنزیر اور صرف دجال کو قتل کرنا ان کا کام ہے۔ حد یہ ہے کہ اس بات کا بعید ترین اشارہ بھی نہیں ہے کہ وہ تبلیغ کریں گے جماعت بنائیں گے۔ عام مسلمانوں سے الگ ہو جائیں گے۔ اور انہیں کافر قرار دیں گے۔ مرزا قادیانی کے یہ سارے کام ان کی "مسیحیت موعودہ" کے دعوے کی تردید بن جاتے ہیں۔ اس طرح وفات مسیح پر مرزا قادیانی کا اصرار کوئی علمی حقائق کی دریافت کی تحقیقی مہم ثابت نہیں ہوتی بلکہ ان کا مقصد اس سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح مسیح کی جگہ خالی ہو جائے جس پر یہ خود براجمان ہو جائیں۔

مرزا غلام قادیانی نے خواب اور کشف کی واردات میں خود کو نبی "مسیح موعود"، "مہدی موعود"، کرشن اور خدا جانے کیا کیا محسوس کیا۔ خواب میں آدمی سب کچھ بن سکتا ہے، خواب کی واردات کو بیداری پر لاگو کرنا۔

ع "ہیں خواب میں ہنوز جو جاگے ہیں خواب میں"

"خواب وحی الٰہی کی طرح ہدایت کا مستند ماخذ نہیں۔ خواب کی واردات ممکن ہیں ان کی تعبیر بھی ممکن ہے، لیکن خواب کو حقیقت ثابتہ مان کر بیداری میں اس پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔

ہر دور میں انسانوں کے مسائل اور مشکلات اپنے مسائل کے حل کا تقاضا کرتے ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی کے نزدیک اپنے دور کے مسائل کا احساس تھا۔ نہ ان کے حل کا۔ انگریز حکومت، مسلمانوں کی پستی و زبوں حالی، اسلامی روایات سے بے تعلقی، عیسائیوں کی تبلیغی کوششیں تاکہ ملک کی آبادی میں عیسائی اکثریت پیدا کی جا سکے، ہندوؤں کی سیاسی دھاندلیاں، مسلمانوں کے جائز مقام کے حصول کی کوشش، مغربی تہذیب کے برے اثرات سے مسلمانوں کی حفاظت، یہ تمام مسلمانوں کے مسائل تھے، جن سے مسلمان بیداری میں نبرد آزما تھے۔

مرزا قادیانی ان مسائل سے آنکھیں بند کئے عالم خواب

میں کبھی ہیرو کبھی کوہستان اور کبھی نباتی رہے۔ مسائل کے سلسلے میں کوئی رہبر یا قوم کو نہ دے سکے۔ اسی طرح اپنے ہی دعوے کی قلعی خود کھول دی۔

قادیانیوں نے مرزا قادیانی کے دعاوی پر ایمان لا کر پرتو مزید پا کر غیر ملکی حکومت نے اس اقلیت پر پورا اعتماد کیا اور یہ سرکاری ملازمتوں اور کاروبار میں انگریز کے معتمد اور بہی خواہ بن کر ترقی کرتے رہے لیکن کیا کھویا! عامۃ المسلمین کا اعتماد۔

چودہ سو سالہ تاریخ کے دھارے سے چند ہزار آدمی اگر الگ ہو جائیں تو ہو جائیں وہ تاریخ کے صحیح کا رُخ موڑ نہیں سکتے۔

دریا کے بہاؤ سے پانی کی کچھ مقدار الگ ہو کر کسی گڑھے میں رہے تو اس میں سڑاند، بدبو اور کیڑے مکوڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

ایسا پانی جب تک الگ رہے گا بدبو پھیلاتا رہے گا لیکن کوئی سیلاب اگر اسے دوبارہ دریا میں ملا دے تو اس کے تھپیڑے اس کی بدبو ختم ہو کر یہ آب مصفیٰ بن جائے گا۔

اسلام کی چودہ سو برس کی تاریخ میں بہت سے فرقے پیدا ہوئے۔ اور اسلام کے سیلاب کے تھپیڑوں سے مصفیٰ ہو کر اسلام میں ضم ہو گئے۔ معتزلہ، جہمیہ، قدریہ، مرجیہ وغیرہ صرف تاریخ کی کتابوں میں موجود ہیں۔ عملاً ان کا وجود ختم ہو گیا۔ عوام کا سیلاب عنقریب قادیانیت کو بھی اسی طرح ضم کرے گا۔

تقسیم ہند کے معاملے پر غور کیجئے، کیا یہ سوچا جا سکتا ہے کہ قادیانی گروہ ہندوؤں اور انگریزوں سے علیحدہ کوئی ملک حاصل کر سکتا تھا۔ کوئی اقلیت اس کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ تاریخ کے دھارے سے الگ ہو کر ہر گروہ اپنی اہمیت اور افادیت کو خود ہی کھو دیتا ہے۔ بھیڑوں کے گلے سے الگ ہونے والی چند بھیڑیں ہمیشہ بھیڑیوں کی خوراک بننے کے کام آتی ہیں۔ بھیڑوں کا گلہ بان ان کی مدد نہیں کر سکتا۔

دین اسلام کے داعی، حاکم، علماء، فقہاء اور مجاہدین کی موجودگی میں کسی مسلمان کو تو اقلیت سمجھا جا سکتا ہے

> اپنے عقیدے کو چھپا کر دوسروں کو دھوکہ دینا ایسا طرز عمل ہے جس سے ایسے شخص کی خود اپنے عقیدے پر بے یقینی ثابت ہوتی ہے۔ اگر مرزا قادیانی حقیقی اور اصلی نہیں ظلی اور بروزی نبی مانے گئے تو اس کی بیوی کو "ام المومنین" اور اس کے ساتھیوں کو "صحابی" لکھنے والے "ظلی ام المومنین" اور "بروزی ام المومنین" "بروزی صحابی" "ظلی صحابی" کیوں نہیں کہتے اور لکھتے کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ظلی اور بروزی کا ڈھکوسلا مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے اختیار کیا گیا ہے۔

خیالی خوف زدہ اقلیت کے خوف سے فائدہ اٹھا کر غیر ملکی قوتیں اسے اپنا ایجنٹ بنا سکتی ہیں۔ قادیانیوں نے عامۃ المسلمین سے الگ ہو کر اپنی آئندہ نسلوں کو خوف اور غیر ملکی بے دین طاقتوں پر انحصار کے سوا کیا دیا۔ خوف کا یہ عالم کہ اپنے عقیدے کو کوئی احمدی برسر عام زبان پر نہیں لا سکتا۔ دل میں کچھ، زبان پر کچھ کردار پر داغ بن کر رہتا ہے۔

مرزا غلام قادیانی کے اطراف جو لوگ جمع ہوئے وہ تو اسلام کی سربلندی کے آرزومند تھے۔ اسلام کی سربلندی کی راہ میں مرزا قادیانی کے دعاوی سب سے بڑی رکاوٹ بن گئے۔ مرزا قادیانی کی تحریریں ہزاروں صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں آج بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ ان میں اسلام کی صداقت پر کتنے صفحات ہیں اور اپنے دعوے کی صداقت پر کتنے۔ کیا یہ ضروری نہیں کہ اسلام کی سربلندی کی راہ کی اس رکاوٹ کو احمدی حضرات خود اپنی راہ سے ہٹا دیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ پر ایمان کا تقاضہ ہے کہ اس پر ایک مرزا قادیانی نہیں لاکھوں مدعیان کو قربان کر دیا جا سکتا ہے۔ اگر مرزائی مرزا قادیانی کی شخصیت کو وہ نشان منزل سمجھتے ہیں جس سے انہیں اپنی منزل مقصود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رہنمائی ملی تھی تو اس نشان منزل پر آ کر ٹک بیٹھنے کا فائدہ؟ جو شخص نشان منزل کو بیٹھا رہا وہ منزل کا منکر نہیں ہو گیا ہے۔

(نشانِ منزل میں خود ساختہ)
کیا کسی منزل پر پہنچنے والا مسافر سنگ میل کو یاد بھی رکھتا ہے؟

انسان اپنی زندگی میں والدین کے علاوہ اپنے اساتذہ کا احسان مند رہتا ہے۔ بڑا عالم کسی استاد سے الف بے سیکھنے والا طالب علم یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری لے کر بھی اس کا سارا کریڈٹ پڑھانے کے استاد کو دیتا ہے اور جدید تحقیقات میں اسے رہبر مانتا ہے۔ اگر عملی زندگی میں قادیانی ایسا نہیں کرتے تو اپنے عقائد اور ایمانی زندگی میں وہ ایسا کر کے کون سا معقول رویہ ظاہر کر رہے ہیں۔

مرزا قادیانی انسان تھے، معصوم عن الخطا نہ تھے ان کی خطاؤں کی نشاندہی ہو چکی ہے۔

ان خطاؤں کو محض "واردات روحانی" قرار دے کر باقی رکھنا نہ تو معقول رویہ ہے نہ مثبت طرز فکر۔ شخصیت پرستی، بت پرستی کی اصل بنیاد ہے۔

یہ سچ ہے کہ عقیدے کی بنیاد کسی استخراجی یا استقرائی منطق پر نہیں ہوتی یہ خالص ذاتی پسند کا یا ناپسند کا معاملہ ہے لیکن اس بات کو تسلیم کر کے احمدیوں کو سواد اعظم سے الگ رہنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی کیونکہ اس کا فائدہ تو کالی ماتا اور شیطان کی پوجا کرنے والوں کو بھی ملتا ہے۔ ان کے پاس اپنے بتوں کی کرامات اور خرق عادت کے ہزار افسانے اور واقعات ہیں۔

قادیانی حضرات اگر شمع اسلام کے پروانے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو دنیا میں غالب کرنے کے ارادے سے مرزا قادیانی کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے تھے تو انہیں اس بارے میں محتاط رہنے کی ضرورت تھی۔ کہ کہیں روشنی کے نما کاروبار والوں کی طرح یہ شخصیت کا شکار ہو کر روشنی کے اطراف جمع ہونے والی پتنگیوں میں سے کسی کا شکار نہ ہو جائیں۔ عدم احتیاط کی وجہ سے شمع رسالت کے پروانے مرزا قادیانی کو عاشق رسول جان کر مرزا قادیانی کی نا مسعود دعاؤں کا شکار ہو گئے۔ یہ پڑھے لکھے لوگ تھے۔

جاری ہے

حافظ عبدالرحمٰن کا سانحۂ ارتحال

تحریک آزادی پاکستان کے کارکن لوٹنش مارکیٹ کے صدر حافظ عزیز الرحمٰن کے بھائی جمعیت طلباء اسلام لاہور ڈویژن کے صدر حفیظ الرحمان قاسمی کے والد گرامی الحاج الحافظ عبدالرحمان گزشتہ روز قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ مرحوم نے قیام پاکستان کے وقت ملک و ملت کی آزادی اسلام کے عادلانہ نظام کے لئے جان و مال کی قربانیاں دیں۔ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے جہاد کرتے ہوئے ہندوستان سے ہجرت کی، ہجرت کے دوران مرحوم کے چار بھائی اور بوڑھے والدین کو راستہ میں شہید کر دیا گیا۔ مرحوم و مغفور نے ساری زندگی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تبلیغ میں گزار دی۔ اور اللہ کی عبادت اور رسول اللہ کی اطاعت ہر ظلم کے خلاف بغاوت پر مظلوم کی حمایت بلا تفریق پوری انسانیت کی خدمت کو اپنی زندگی کا راہنما پروگرام بنایا۔ اور تمام عمر اسی راہنما اصول پر کاربند رہے۔ ان کی ناگہانی موت پر ملک کی معروف سیاسی سماجی، مذہبی شخصیات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، خدام اہلسنت لاہور کے امیر مولانا محمد الیاس، کلیم جاوید سپاہ صحابہ کے مرکزی سینئر صدر قاری منور، حافظ رشید احمد لاہور بار ایسوسی ایشن کے صدر شیخ انوار الحق، ایڈووکیٹ، رشید مرتضیٰ قریشی ایڈووکیٹ ڈپٹی میئر و کونسلر لاہور، حاجی محمد امین بٹ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا فضل الرحمٰن، صوبہ پنجاب کے صدر مولانا میاں محمد اجمل قادری جے یو آئی لاہور کے صدر سیف الرحمٰن سیف قادری، نذیر احمد جمعیت طلباء اسلام کے مرکزی جنرل سیکرٹری چوہدری شہباز احمد پنجاب کے صدر محمد ادریس ظفر ناظم سید فضل الرحمٰن، حافظ اشرف گجر، جے ٹی آئی لاہور کے رہنماؤں نذر نعیم بلوچ ندیم شہزاد، کاشف خان محمد یاسین، عبدالودود شاہد اور دیگر سینکڑوں رہنماؤں نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اور اپنے تعزیتی بیان میں کہا ہے کہ پاکستان ایک عظیم مجاہد فی سبیل اللہ سے محروم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے اور پسماندگان کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ

میٹھادر کراچی فون ۔ ۲۴۵۵۰۳ ۔

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما پر کیا دم کرتے تھے؟

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں پر کیا دم کرتے تھے؟

○ آپ کے گھر والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا دم کرتے تھے؟

○ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل و حضرت اسحاق علیہم السلام پر کیا دم کیا کرتے تھے؟

○ اگر جنات نے پریشان کر رکھا ہو

○ اگر ڈراؤنے اور ناپسندیدہ خوابوں سے تکلیف پریشانی لاحق ہوتی ہو۔

○ اگر سانپ بچھو کسی بھی زہریلے جانور نے ڈس لیا ہو۔

○ نظر بد لگ گئی ہو یا کثرت سے حوادثات پیش آتے ہوں۔

اور دیگر سینکڑوں ضروریات زندگی کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عملیات جاننے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات مبارکہ پر سب سے پہلی جامع اور مستند کتاب

عربی سے اردو ترجمہ

نبوی ﷺ لیل و نہار

کا مطالعہ کیجئے

ہدیہ ۱۵۰/- روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ حسینیہ قذافی روڈ گرجاکھ گوجرانوالہ

صدائے محراب

از صاحبزادہ طارق محمود

مقررین، خطباء کیلئے راہنمائے خطابات

سال بھر کے ۵۴ خطبات کا مجموعہ

عنوانات

توحید رسالت • فضائل صحابہؓ و اہلبیت • غزوات نبویؐ • ہجرت • جہاد کی فضیلت • معراج النبیؐ • فضائل درود پاک • ختم نبوت • موت کی یاد • فلسفہ حج و قربانی

کے علاوہ

سیرت النبیؐ کے ۱۲ ایمان پرور خطبات

* دینی مدارس کے طلباء کے لئے خصوصی رعایت

* ڈاک خرچ بذمہ خریدار

قیمت: 150 روپے

• صفحات ۶۱۶

• عمدہ طباعت

• خوبصورت تین رنگا لیمینیشن ٹائٹل

ملنے کا پتہ: مکتبہ لولاک جامع مسجد محمودیہ ریلوے کالونی ۳۲۴۰۰

مکتبہ تحریک افکار شیخ حامد روڈ ۔۔۔۔ فون ۶۱۰۲۲۶

بقیہ: آپ کے مسائل اور ان کا حل

میرے اعمال میں گناہ کا اضافہ ہوگا۔ مطلب یہ کہ مثلاً میں نے سوچا کہ میں چوری کروں گا لیکن چوری نہیں کی تو کیا میرے ارادے سے گناہ ہوگا؟

ج:- اگر برے کام کا ارادہ کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے اس کو نہیں کیا تو ان شاء اللہ اس نہ کرنے پر نیکی ملے گی، اور ارادہ کا گناہ معاف ہو جائے گا۔

س:- اگر کسی جگہ نیکی کا کام ہو رہا ہو یا کوئی مجھے نیک کام کے لئے بلائے اور میں نہ جاؤں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟

ج:- نیک کام نہ کرنے کی محرومی ہوگی۔

س:- بہت ضرورت کے وقت جھوٹ بولا جا سکتا ہے۔ مثلاً کسی عورت کا بیٹا مر جائے اور وہ مجھ سے اس بارے میں پوچھے تو میں کیا جواب دوں۔ میں یہ بول سکتا ہوں کہ (نہیں) یعنی کہ جھوٹ بولا۔ مثالیں اور بھی ہیں؟

ج:- اس کو اصول کے طور پر ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے موقع پر ایسی بات کہی جائے کہ ہو تو سچ مگر دوسرا آدمی اس کا مطلب اور سمجھے۔ صریح جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔

س:- میرے سے ایک دوست نے پوچھ کے کہا۔ آج تم ناشتہ کر کے آئے ہو اور میں جواب دوں کہ "آج صبح میں نے گھر پر کچھ نہیں کھایا"، جبکہ میں نے بازار میں ناشتہ کر لیا تھا لیکن گھر میں کچھ نہیں کھایا تھا تو کیا یہ جھوٹ ہوگا؟

ج:- نہیں! کیونکہ آپ نے صحیح کہا کہ گھر پر کچھ نہیں کھایا، یہ جھوٹ نہ ہوا۔

س:- آج کل پردے کا نظام بہت خراب ہے اگر میں اپنے گھر والوں کو پردہ کرنے کا بولوں اور وہ نہ کریں تو میرا کیا فرض بنتا ہے؟ جبکہ میں چھوٹا ہوں۔

ج:- بس آپ کا کہہ دینا کافی ہے۔ آگے آپ کے اختیار میں نہیں۔

بقیہ: خبریں

اللہ وسایا، محمد اسماعیل شجاع آبادی، حاجی سیف الرحمٰن، ہفت روزہ ختم نبوت کے ایڈیٹر مولانا عبدالرحمٰن باوا، نائب ایڈیٹر مولانا منظور احمد الحسینی نے ایک بیان میں مرحوم کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

چوہدری غلام نبی کا انتقال پر ملال

منڈی بہاؤالدین (۔۔۔) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حاجی عبدالغفار کونسلر ایڈووکیٹ ڈسٹرکٹ ختم نبوت کے بہنوئی چوہدری غلام علی لائن سپرنٹنڈنٹ نمبر ۲ گڈز برانچ پچھلے دنوں انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ میں علاقہ بھر کی اہم شخصیات نے جن میں علمائے کرام، کونسلر، وکلاء، اعلیٰ افسران نے شرکت کی۔ مرحوم کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ تعزیت کرنے والوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر الحاج ایم رشید خواجہ صاحب، ناظم اعلیٰ ملک امین قادری، سپاہ صحابہ کے صدر محمد یحییٰ قریشی، ناظم اعلیٰ محمد نعمان، نائب ناظم ختم نبوت یوتھ فورس کے صدر محمد عرفان خان، ناظم اعلیٰ خان خلیل ساجد، حرکۃ المجاہدین ضلع گجرات کے امیر اور سپاہ صحابہ کے سب ڈویژن منڈی بہاؤالدین امیر مجاہد محمد ادیب، سپاہ صحابہ کے رہنما ملک محمد افضال، محمد عمران خان، راؤ ظفر احمد، مجاہد محمد غوری، مدثر حسن، اور ختم نبوت کے قانونی مشیر ممتاز اعوان، چوہدری احمد مرتضیٰ ایڈووکیٹ، منڈی بہاؤالدین جناب سلیم شیر افگن گیلانی، سید اوسط علی شاہ، حاجی عبدالغفار کونسلر کے بہنوئی کے انتقال پر گہرے دکھ و افسوس کا اظہار کیا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اللہ مرحوم کو جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام میں جگہ عطا فرمائے۔ مرحوم ایک نیک سیرت و اعلیٰ کردار کے مالک تھے۔ نماز روزہ و صلوٰۃ کے سخت پابند تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بقیہ: داستان سرفروشوں کی

کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے تھے جن کے نوک قلم نے انگریز سامراج کی راتوں کی نیندیں اور دن کا چین و سکون غارت کر دیا تھا ●

حضرت مولانا محمد علی جوہر جو ایوان خلافت میں کھڑا ہو کر انگریز کے خلاف جرأت مندانہ انداز اختیار کر سکتا تھا جنہوں نے وطن کی آن پر پرچم بلند رکھا جن کی بہادری اور جرأت پر ہندوستان کو ناز ہے۔ غرضیکہ برصغیر کی تاریخ میں مسلمانوں کی بلند کرداری کی داستانیں بکھری پڑی ہیں اور اوراق تاریخ میں بے پایاں ایثار و قربانی اور وطن پرستی کی مثالیں موجود ہیں جو تاریخ میں سنہرے لفظوں میں لکھی جانے کے قابل ہیں۔

بقیہ: حضرت امیر شریعتؒ

معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں؟ ارے دیکھو تو ام المومنین عائشہ صدیقہ دروازے پر کھڑی تو نہیں۔ عوام نے جب یہ الفاظ سنے تو کہرام مچ گیا۔ لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ شاہ جی نے پھر فرمایا کہ تمہاری محبت کا تو عالم ہے کہ عام حالتوں میں کٹ مرتے ہو لیکن کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج سبز گنبد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تڑپ رہے ہیں۔ اور خدیجہؓ عائشہؓ پریشان ہیں۔ بتاؤ تمہارے دلوں میں امہات المومنینؓ کی کیا عزت ہے؟ آج ام المومنین عائشہؓ تم سے اپنے حق کا مطالبہ کرتی ہیں۔ وہی جنہیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حمیرا کہہ کر پکارتے تھے۔ سید دو عالم کو رحلت کے وقت مسواک چبا کر دی تھی۔ اگر تم خدیجہؓ عائشہؓ کی ناموس کی خاطر جانیں دے دو تو کچھ کم فخر کی بات نہیں۔ یاد رکھو! یہ موت آئے گی تو پیام حیات لے کر آئے گی۔ (روزنامہ زمیندار ۸ جولائی ۱۹۲۷ء)

چنانچہ لوگ عشق رسول میں بے خود ہو کر جتھوں کی صورت میں جاتے ان پر پولیس لاٹھی چارج کرتی، پتھراؤ کا تبادلہ کیا جاتا۔ آخر شاہ جی نے لوگوں سے فرمایا کہ جذبات قابو میں رکھیں اور یہ قرارداد پیش کی گئی کہ تعزیرات ہند میں ایک دفعہ کا اضافہ کیا جائے کہ مذہب کے بانیوں کی توہین قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے خصوصاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی توہین تو ناقابل معافی جرم ہے۔ جب جلسہ ختم ہوا تو امیر شریعت احاطہ عبدالرحیم کے دروازے پر کھڑے ہو گئے، کیونکہ باہر انگریز ڈپٹی کمشنر بھی کھڑا تھا۔ حضرت شاہ صاحب نے اس کو مخاطب کر کے فرمایا "او گوری اور گھے تمہیں ... پایا ہے"، یعنی مسٹر اگلوری تم سے مشکل گھوڑے نے شکر لیا ہے۔ چنانچہ اس تقریر پر شاہ جی کے خلاف مقدمہ چلا اور خواجہ عبدالرحمٰن غازی اور شاہ جی کو ایک ایک سال کی قید بامشقت کی سزا دے کر منٹگمری جیل بھیج دیا گیا۔

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

کیا آپ چاہتے ہیں

کہ آپ کی رقم

مسلمانوں کو مرتد

بنانے میں استعمال ہو ؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

لیکن

اس کے باوجود آپ کی
لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے
آپ کی رقم سے
مسلمانوں کو
مرتد بنایا جا رہا ہے

وہ کیسے ؟

آپ میں سے بعض لوگ
قادیانیوں سے خرید و فروخت
کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں
سے لین دین کرتے ہیں اور
قادیانی کارخانوں کی مصنوعات
استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں ؟

اسی خرید و فروخت لین دین کے ذریعے
قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی
ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ
اپنے مرکز ربوہ میں
جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی
کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی
مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار
و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ
ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں
اور انکا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھئے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں
براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہٰذا

تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کر دیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجیے:- [illegible]

مرکزی دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان) فون ۴۰۹۷۸

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

جنّت میں گھر بنائیے

ارشادِ نبوی ﷺ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنّت میں بنائینگے"

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں
—الحدیث

پُرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)"

خستہ حالی اور بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی ازسرِ نو تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل و جان سے حصہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ: واضح رہے کہ دفترِ ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)
پُرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳ فون نمبر: ۷۷۸۰۳۳۷

اکاؤنٹ نمبر ۴۷ الائیڈ بنک لمیٹڈ بنوری ٹاؤن برانچ